روزنامہ
وطن
بڈگام
WATTAN
The Urdu Daily

جمعرات
30 اکتوبر 2025
THURSDAY
30 OCTOBER - 2025

ہندوستان کو فیلڈنگ یونٹ کے طور پر بہتر کرنا ہوگا: سوریہ کمار صفحہ 08

بھارت پاکستان کے مابین کشیدہ حالات خطے کے امن کیلئے خطرہ: ڈونالڈ ٹرمپ صفحہ 08

■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 254 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ | ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ | The Urdu Daily WATTAN Budgam

کشمیری میں بات نہ کریں ایوان میں کوئی مترجم دستیاب نہیں

اسپیکر کی ممبر اسمبلی مبارک گل کو یاددہانی

سری نگر، ۲۹، اکتوبر، جے کے این ایس، جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے بدھ کے روز اسمبلی ممبر مبارک گل کو یہ کہتے ہوئے ایوان میں کشمیری زبان میں بات کرنے سے روک دیا کہ ایوان میں کوئی مترجم دستیاب نہیں ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق زیرو آور سیشن کے دوران ممبر اسمبلی عیدگاہ سری نگر اور سابق اسپیکر مبارک گل نے اپنی تقریر کشمیری میں شروع کی اور کچھ مقامی نوجوانوں کیساتھ اپنی گفتگو کو یاد کیا جنہوں نے آبی ذخائر کے ارد گرد تجاوزات اور غیر قانونی تعمیرات پر خطرے کی گھنٹی بجا دی تھی۔ تاہم ممبر اسمبلی کو اسپیکر نے یہ کہہ کر روک دیا کہ ان کی تقریر ریکارڈ/101

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کیا حلقہ ترقیاتی فنڈ اسکیم میں بڑی اصلاحات کا اعلان

نئے قوانین کے تحت ممبران اسمبلی کو وسیع تر اختیارات

موجودہ اور مالی سال 27-2026 کے دوران آفت سے متاثرہ خاندانوں کیلئے

سری نگر، ۲۹، اکتوبر، جے کے این ایس، جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے بدھ کے روز حلقہ بندی ترقیاتی فنڈ (CDF) اسکیم میں کلیدی ترامیم کی ایک سیریز کا اعلان کیا، ان کاموں کے دائرہ کار کو وسعت دیتے ہوئے جن کی قانون ساز سفارش کر سکتے ہیں اور کئی مالی حدوں کو ہٹا رہے ہیں جو پہلے ترقیاتی سرگرمیوں کو محدود کرتی تھیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت نے موجودہ اور مالی سال 27-2026 کے دوران آفت سے متاثرہ

خاندانوں کیلئے مکانات کی تعمیر اور مرمت کیلئے ممبران اسمبلی کو حلقہ ترقیاتی فنڈ (CDF) سے 50 لاکھ تک استعمال کرنے کی اجازت دیتے ہوئے ایک بار کی نرمی دی ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے قانون ساز اسمبلی میں اپنے خطاب کے دوران کہا کہ حکومت گزشتہ 2 ماہ سے اس اسکیم کا جائزہ لے رہی ہے اور اب اس نے تبدیلیوں کے ایک سیٹ کو منظوری دی ہے جس کا مقصد منتخب نمائندوں کو مقامی/102

بھارت اور چین کے درمیان اعلیٰ سطحی فوجی مذاکرات کا تازہ دور منعقد

بات چیت جاری رکھنے اور سرحدی علاقوں میں مشترکہ طور پر امن وسکون کی حفاظت پر اتفاق کیا گیا

سرینگر، 29 اکتوبر، سی این آئی، مشرقی لداخ میں کشیدگی کو کم کرنے کیلئے بھارت اور چین کے درمیان فوجی سطح پر بات چیت کا ایک اور مرحلہ ہوا جس دوران دونوں ممالک کے رہنماؤں کے درمیان طے پانے والے اہم اتفاق رائے کی رہنمائی کے تحت فوجی اور سفارتی چینلوں کے ذریعے مواصلات اور بات چیت جاری رکھنے اور چین بھارت سرحدی علاقوں میں مشترکہ طور پر امن وسکون کی حفاظت/103

جموں وکشمیر یونیٹی میں نیشنل لاء یونیورسٹی کے قیام کو حکومتی ہری جھنڈی

اسمبلی میں مجوزہ یونیورسٹی کے قیام کی قرارداد منظور

اپریل 2026 سے کلاسز شروع ہونے کا امکان: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

سری نگر، ۲۹، اکتوبر، جے کے این ایس، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے بدھ کو کہا کہ جموں وکشمیر میں مجوزہ نیشنل لاء یونیورسٹی کے اگلے سال اپریل تک کام شروع ہونے کی اُمید ہے۔ انہوں نے قانون ساز اسمبلی کو بتایا کہ ابتدائی طور پر یونیورسٹی کرائے کی رہائش سے کام کرے گی جب تک کہ ایک مستقل کیمپس قائم نہیں ہو جاتا، اور اوم پورہ بڈگام میں یونیورسٹی کا بنیادی مقام ہو سکتا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق

حکومت کی اتحادی جماعت کانگریس سے وابستہ ممبر اسمبلی بانڈی پورہ نظام الدین بٹ کی طرف سے پیش کردہ قرارداد پر بحث کے دوران، جس میں مرکز کے زیر انتظام علاقے جموں وکشمیر میں اعلیٰ درجے کی قانونی تعلیم اور تحقیق کو فروغ دینے کیلئے نیشنل لاء یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ کیا گیا تھا، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ اس منصوبے کیلئے 50 کروڑ روپے پہلے ہی منظور کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ مجوزہ یونیورسٹی کیلئے حتمی جگہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے، ہم مناسب آپشنز تلاش کر رہے ہیں۔ تاہم وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اوم پورہ بڈگام میں/106

باہری جیلوں مقید کشمیری قیدی جموں وکشمیر کی جیلوں میں منتقل کیا جائے

محمد یوسف تاریگامی اور سجاد لون کا مطالبہ

سری نگر، ۲۹، اکتوبر، جے کے این ایس، ممبر اسمبلی کولگام محمد یوسف تاریگامی نے بدھ کے روز حکومت پر زور دیا کہ وہ جموں وکشمیر سے باہر جیلوں میں بند کشمیری قیدیوں کو واپس منتقل کرنے میں سہولت فراہم کرے۔ جے کے این ایس کے مطابق جموں وکشمیر اسمبلی کی زیرو آور کارروائی کے دوران تقریر کرتے ہوئے محمد یوسف تاریگامی نے کہا کہ جموں وکشمیر کے نظربندوں بشمول ڈیموکریٹک فریڈم پارٹی کے سربراہ شبیر شاہ کو جموں وکشمیر کی جیلوں میں منتقل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک بنیادی انسانی حق ہے جسے عالمی/105

آپریشن سندور میں ہمارا غصہ اس قدر تھا کہ پاکستان ہلاک شدہ دہشت گردوں کی گنتی نہ کر سکا

پاکستان کو پہلگام میں معصوم شہریوں کو قتل کرنے کیلئے سبق سکھایا

ہندوستان کی طاقت صرف جوابی حملہ میں نہیں بلکہ انسانیت اور انصاف کے ساتھ کام کرنے میں ہے/ راجناتھ سنگھ

سرینگر، 29 اکتوبر، سی این آئی، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان نے پڑوسی ملک پاکستان کو پہلگام میں معصوم شہریوں کو قتل کرنے کے لیے سبق سکھایا وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ آپریشن سندور کے دوران بڑی تعداد میں عسکریت پسندوں کو ہلاک کر دیا۔ سی این آئی کے مطابق بہار کے دربھنگہ میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ آپریشن میں/104

AAY خاندانوں کو ماہ اپریل 2025 سے اضافی 10 کلو مفت راشن کی فراہمی

اضافی راشن کی خریداری کیلئے کوئی علیحدہ فنڈز مختص نہیں

12 ایل پی جی سلنڈروں کی فراہمی ایک پالیسی، معاملہ حکومت کے پاس زیر غور: حکام

سری نگر، ۲۹، اکتوبر، جے کے این ایس، جموں وکشمیر حکومت نے کہا ہے کہ وہ اپریل 2025 سے خطے میں انتیودیا انا یوجنا (AAY) گھرانوں کو فی استفادہ کنندہ کو 10 کلوگرام اضافی مفت راشن فراہم کر رہی ہے، جبکہ ان خاندانوں کو 12 ایل پی جی سلنڈر فراہم کرنے کی تجویز ابھی زیر غور ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق ایک میڈیا رپورٹ میں سرکاری دستاویزات کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ محکمہ خوراک، شہری فراہمی اور امور صارفین نے بتایا کہ اضافی راشن 2025 کے حکومتی حکم زیر نمبر 25-JK(FCS&CA) آف 2025 کی روشنی میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ایسے گھرانوں میں جن کی فیملی کا سائز 4 یا اس سے زیادہ ہو کو مورخہ 2 اپریل 2025 سے ایک ماہ کے لیے خوراک کی ضرورت ہے۔ محکمہ خوراک، شہری فراہمی اور امور صارفین نے واضح کیا کہ تقسیم اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم (PDS) کے تحت مقدار فی فائدہ کنندہ 10 کلوگرام سے زیادہ نہ ہو۔/108

صدر مرمو نے امبالہ میں ایئر فورس اسٹیشن سے

رافیل لڑاکا طیارہ میں سواری کی

سواری سے قبل پائلٹ کے ساتھ تصویریں بنا کر سوشل میڈیا پر شیئر کردی

سرینگر، 29 اکتوبر، سی این آئی، صدر دروپدی مرمو نے ہریانہ کے امبالہ میں ایئر فورس اسٹیشن سے رافیل لڑاکا طیارہ میں سواری کی۔ سی این آئی کے مطابق صدر جمہوریہ ہند دروپدی مرمو نے رافیل لڑاکا طیارہ میں سواری کی۔ انہوں نے ہریانہ کے امبالہ میں ایئر فورس اسٹیشن سے رافیل لڑاکا طیارہ میں سواری کی۔ ان کے ہمراہ ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ نے بھی اسی ایئر بیس سے اسپریٹ

طیارے میں اڑان بھری۔ رافیل جیٹ پر سوار ہونے سے پہلے صدر نے جی سوٹ پہنا تھا۔ مرمو، جس نے اپنے ہاتھ میں ہیلمٹ پکڑا ہوا تھا/107

بٹہ مالو سرینگر میں موٹر سائیکل کی ٹکر سے زخمی آلوچی باغ کا شہری تین روز بعد دم توڑ بیٹھا

سرینگر، 29 اکتوبر، سی این آئی، بٹہ مالو سرینگر میں 26 اکتوبر کو موٹر سائیکل کی ٹکر سے زخمی ہونے والا 55 سالہ شہری اسپتال میں زندگی کی جنگ ہار گیا۔ ادھر چاڈورہ بڈگام میں 55 سالہ شہری نامعلوم گاڑی کی زد میں آکر جاں بحق ہوگیا۔ سی این آئی کے مطابق الوچی باغ سرینگر کا ایک 55 سالہ شہری جو موٹر سائیکل کی ٹکر سے زخمی ہوگیا تھا، بدھ کو ایک اسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ عینی شاہدین کے مطابق بٹہ مالو کے گزر علاقے میں موٹر سائیکل سوار نے ایک شہری جس کی شناخت غلام محمد شیخ ولد محمد اسماعیل شیخ ساکنہ آلوچی باغ سرینگر کے بطور ہوئی کو 26 اکتوبر کو زوردار ٹکر ماروی تھی جس کے نتیجے میں وہ شدید طور پر زخمی ہوگیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ زخمی شہری سڑک عبور کر رہا تھا/109

سکینہ ایتو نے دو روزہ قومی کانفرنس برائے ''تعلیم میں

مصنوعی ذہانت اور 21 ویں صدی کی مہارتوں کو ضم کرنا'' کا افتتاح کیا

تعلیمی نظام کو معاشرے کی تشکیل نو کرنے والی تیز رفتار تکنیکی تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے پر زور دیا

سرینگر، افسوز، وزیر برائے تعلیم، سماجی بہبود، صحت اور طبی تعلیم محترمہ سکینہ ایتو نے معاشرے کی تشکیل نو کرنے والی تیز رفتار تکنیکی تبدیلیوں کے ساتھ تعلیمی نظام کو ہم آہنگ کرنے کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ وزیر موصوف نے ان باتوں کا اظہار گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (جی سی او ای/ آئی اے ایس ای) میں دو روزہ قومی کانفرنس برائے '' تعلیم میں مصنوعی ذہانت اور 21 ویں صدی کی مہارتوں کو ضم کرنا'' کے افتتاحی خطاب کے دوران کیا۔ کانفرنس کا انعقاد جی سی او ای/ آئی اے ایس ای کے انوویشن اینڈ ایکشن

ریسرچ سیل/ آئی کیو اے سی کی جانب سے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کشمیر کے تعاون سے کیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن، وائس چانسلر کلسٹر یونیورسٹی سرینگر، ہیڈ آئی سی ٹی اینڈ پراجیکٹ منیجمنٹ این آئی ای پی اے، وزارت تعلیم نئی دہلی، ڈائریکٹر جنرل سکول ایجوکیشن کشمیر، ڈائریکٹر کالجز، نوڈل پرنسپل کشمیر ڈویژن کالجز اور پرنسپل جی سی او ای/110

’گھر کی ڈھولکی‘ اور سادہ شادیوں کے دن اب گزر چکے ہیں‘

"لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ شادی کی تقریبات میں سے جذبات ختم ہو گئے ہیں اور اس کی جگہ تناؤ نے لے لی ہے"

ستمبر 2022ء میں 23 سالہ آئرہ کی منگنی ہوئی تو وہ بہت خوش تھی۔ لیکن پھر اسے معلوم ہوا کہ اس کی شادی کی تاریخ دسمبر کے مہینے میں طے ہوئی ہے۔ دیسی شادیوں کے حوالے سے دیکھا جائے تو اتنا وقت پلک جھپکتے میں ہی گزر جاتا ہے۔ وہ چند سال قبل اپنی بہن کی شادی کے انتظامات بھی کر چکی تھی اس وجہ سے اسے امید تھی کہ وہ اپنی شادی کے انتظامات بھی وقت پر کر لے گی لیکن یہ کام اس کی سوچ سے زیادہ مشکل تھا۔

اب موڈ بورڈز، میٹنگز اور نمونے دیکھنے کی باری تھی۔ آئرہ کے لیے اس شادی کو ایک شاہی تقریب ہونا تھا، کیٹ مڈلٹن جیسی شاہی شادی نہیں بلکہ ہماری اپنی مغل تاریخ جیسی شاہی شادی۔ اس شادی میں ہر چیز کو کسی پہیلی کے مختلف حصوں کی طرح ایک تال میل میں ہونا تھا۔ سورج ڈھلتے ہونے والی نکاح کی تقریب کو مائیوں کی تقریب میں تبدیل ہونا تھا جو اگلی صبح تک چلتی، ظاہر ہے اس دوران مختلف تقاریب کے لیے مختلف کپڑوں کا انتظام بھی ہوتا۔ ساتھ مہندی پر رقص ایسا ہونا تھا کہ کسی بھی بولی وڈ فلم کو ٹکر دے سکے اور اس کے بعد ایک بہترین رخصتی ہوتی۔

آئرہ اس کام میں اکیلی نہیں تھی۔ ’دسمبرستان‘ سال کا سب سے اہم وقت ہوتا ہے۔ بچے، بوڑھے، طالب علم، سیاح سب ہی اس طرح شادیوں میں شرکت کے لیے جمع ہوتے ہیں جیسے ان کی زندگیوں کا دارومدار ہی اس پر ہو۔ یہ شادی سیزن جو پہلے صرف دسمبر تک ہی محدود تھا اب تقریباً پورے موسم سرما تک پھیل گیا ہے۔ ایک معروف ڈیزائنر نے آئرہ کو بتایا کہ انہیں صرف دسمبر اور رواں سال جنوری کے لیے 400 عروسی جوڑے تیار کرنے ہیں۔

ہنگامی کام

شادی میں صرف 3 ماہ باقی تھے، اکثر لوگ شادی سیزن کے اختتام تک دستیاب نہیں تھے اور ابھی کئی موڈ بورڈز باقی تھے، ایسے میں آئرہ نے اپنی سہیلیوں کی مدد لی۔ اس کی دونوں بہنیں امریکا میں تھیں اور وہ شادی سے ایک ہفتہ قبل ہی آسکتی تھیں۔ یوں کپڑوں کے انتخاب، رنگوں کے تعین اور کچھ سرپرائز کے لیے واٹس ایپ گروپ تشکیل پائے۔ پھر بھی بہت کچھ باقی تھا اور آئرہ ان کاموں میں مدد کے لیے اپنی سہیلیوں پر منحصر تھی۔

آئرہ کو یاد آیا کہ ایک خاص ڈانس پریکٹس میں وہ معمول سے زیادہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی۔ درزی متعین وقت سے چند گھنٹے بعد کپڑے دینے آیا تھا۔ یعنی کہ وہ اس وقت آیا جب آئرہ کے زیادہ تر دوست مہندی کے رقص کی آخری ریہرسل کے لیے جمع ہوئے تھے۔ درزی نے یہ خبر بھی دی کہ آئرہ کا مہندی کا لباس وقت پر تیار نہیں ہوسکتا ہے، یوں ایک اور پریشانی کھڑی ہوگئی۔

جس دوران آئرہ اس مسئلے سے نمٹ رہی تھی اس دوران اس کی بہن، جو کہ ایک دن پہلے ہی امریکا سے آئی تھیں اور تھکان کا شکار تھیں، آئرہ کے لیے پھولوں کے زیورات کے ڈیزائن طے کر رہی تھیں۔ آئرہ خود بتاتی ہے کہ اس کے لیے کسی چیز کا اہتمام کرنا بہت مشکل کام ہے۔

آئرہ کے دوستوں نے اس کے لیے ایک سرپرائز برائڈل شاور رکھا تھا جس میں کئی طرح کے کھیل اور بہت کچھ تھا لیکن اس کے شروع ہونے میں امید سے کچھ زیادہ ہی وقت لگ گیا۔

آئرہ نے ای او ایس کو بتایا ’میری بہن کو مجھے اس بات پر راضی کرنے میں ایک گھنٹا لگا کہ ہم ایک ’فیملی فوٹو شوٹ‘ کر رہے ہیں، دراصل مجھے تیار کرنے کی ذمہ داری اس کی تھی اور میں بار بار سوال کیے جا رہی تھی اور اس سے بچنے کے لیے بہانے بنائے جا رہی تھی۔ لیکن جب ہم وہاں پہنچے تو مجھے احساس ہوا کہ میرے دوستوں نے میرے لیے برائڈل شاور کا اہتمام کیا ہے‘۔

خاندان کی شادی

شادی سے قبل کے کچھ مہینے صرف آئرہ کے لیے تھے۔ اگرچہ آئرہ ہمیشہ سے جانتی تھی کہ وہ ایک خاص قسم کی شادی چاہتی ہے، لیکن جب تیاریاں شروع ہوئیں تو اچانک بہت سارے سوالیہ نشانات سامنے آگئے۔ آئرہ نے محسوس کیا کہ اس کی تمام منصوبہ بندی میں صرف وہ شامل ہے، لیکن دیسی شادی کبھی بھی ایک شخص کے گرد مرکوز نہیں ہوتی۔ اس کے بجائے اس کے خاندان کے ہر فرد اور اس کے دوستوں کے اپنے اپنے خیالات تھے کہ وہ اس کی شادی میں کیا کرنا چاہتے ہیں۔

اپنے پیاروں کو ’نہ‘ کہنا مشکل ہوتا ہے۔ ساری زندگی اپنے پیاروں کی شادیوں میں شرکت کرنے کے بعد، وہ اپنی شادی دوسروں سے مختلف ہونے کی امید کیسے کر سکتی تھی؟

لیکن دسمبرستان کی تھکا دینے والی تقاریب میں مضبوط ترین لوگ بھی ہار مان لیتے ہیں۔ اس شادی میں آئرہ کے دوست سر درد کا شکار ہوئے، کئی کپڑے خراب ہوئے، ایونٹ پلانر نے کچھ گڑبڑ کی اور کئی غیر مربوط اعلانات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سب کے بعد آئرہ بتاتی ہے کہ کسی اتنی بڑی چیز کا اچانک ختم ہونا کتنا غیر حقیقی سا لگتا ہے۔

آئرہ نے بتایا کہ ’میرے ذہن میں ہمیشہ سے ایک تصور تھا کہ میری شادی کیسی ہوگی۔

’اب جب میں ان ساری تفصیلات پر غور کرتی ہوں، تصاویر کو دیکھتی ہوں تو یقین نہیں آتا ہے کہ میری شادی بھی اب ہو چکی ہے۔ ہم زندگی بھر شادیوں کو دیکھتے ہیں اور اپنی شادی کی تیاریوں کے بارے میں سوچتے ہیں، کم از کم میں نے تو ایسا کیا تھا اور یہ ہو بھی گیا۔ اب جبکہ تمام ہلہ گلہ ختم ہوگیا ہے تو مجھے یہ خاموشی اس بات کو سراہنے پر مجبور کرتی ہے‘۔

جو بھی اس شادی میں شریک ہوا اسے ایسا لگتا ہے کہ دلہن کو وہ سب کچھ مل گیا جو وہ اپنی شادی میں چاہتی تھی۔ اگرچہ آئرہ کو بہت زیادہ خوشی ہوئی لیکن وہ باآسانی آپ کو وہ تمام چھوٹی چھوٹی چیزیں بتا سکتی ہے جو وہ اپنی شادی میں کرنا چاہتی تھی لیکن نہیں کر سکی۔

اس بات پر توجہ مرکوز کرنا آسان ہے کہ ایونٹ پلانر نے کیا نہیں کیا، وہ دوست جو شرکت نہیں کر سکے اور وہ معمولی چیزیں جو نہیں ہوسکیں۔ جب وہ اپنی شادی کو یاد کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے میڈیکل اسکول کے آخری سال کے امتحانات کی تیاری کرتی ہے، تو وہ سوچتی ہے کہ جو کچھ نہیں ہوا اس پر توجہ دینا اتنا آسان کیوں ہے اگرچہ وہ تسلیم کرتی ہے کہ شادی میں بہت کچھ درست ہوا تھا۔

آئرہ کی شادی میں بہت زیادہ موسیقی اور رقص شامل تھا۔ بہترین پریکٹس سے لے کر جس کے لیے کوریوگرافر کی ضرورت نہیں تھی، آئرہ کے ڈانس تک، سب کچھ اس کے لیے تھا۔ لیکن ایک مسئلہ بھی تھا۔

اس قسم کے تبصرے مسلسل ہو رہے تھے کہ اسے اپنی شادی پر ڈانس نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ مہمانوں کو اچھا نہیں لگے گا۔ اگرچہ آئرہ کو اپنے فیصلے پر اعتماد تھا لیکن پھر بھی یہ تبصرے اس پر اثر انداز ہوئے۔

آئرہ نے اپنے پسندیدہ ڈانس کیے لیکن یہ دباؤ اس بات کی یاد دہانی تھا کہ شادیوں میں کتنی توقعات اور رجحانات کا خیال رکھنا پڑتا ہے تاہم جو لوگ اس سے آزاد ہونے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ان کے لیے واقعی کچھ جادوئی ہوسکتا ہے۔

ویڈنگ ٹیک اوور

شادی، بشمول عائرہ کی شادی، اس جوڑے کے لیے منفرد ہوتی ہے جو اس کی تیاری کرتا ہے، لیکن ان تمام مماثلتوں پر نظر ڈالنا بھی دلچسپ ہے جو ہم ان دنوں دیکھ رہے ہیں۔ آئرہ واحد دلہن نہیں ہے جس نے ایسا محسوس کیا ہے کہ اسے شادی کی منصوبہ بندی پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے باقی سب کچھ ایک طرف کرنا پڑا ہے۔

شادی کے اس سیزن میں ’انسٹاگرام ویڈنگز‘ نے اس بات کی وضاحت کرنا شروع کر دی ہے کہ ہم کون ہیں اور خود کے لیے اور ایک دوسرے کے لیے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ بات ہم سب پر بہت واضح ہے کہ ’گھر کی ڈھولکی‘ اور سادہ شادیوں کے دن اب گزر چکے ہیں اور چاہے یہ کورونا کے بعد کا رجحان ہو، سوشل میڈیا کا اثر جو ہر چیز کو بہت بڑا بنا رہا ہے یا مکمل طور پر کچھ اور، ایسا لگتا ہے کہ ہر کوئی یہی سوچ رہا ہے کہ شادی کا سیزن اتنا اہم کیوں ہوگیا ہے۔

میں جہاں بھی جاتی ہوں وہاں لوگوں کو یہی باتیں کرتے سنتی ہوں کہ وہ شادیوں میں جا جا کر تھک چکے ہیں لیکن شادیاں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ تو آخر شادیوں میں ایسا کیا ہے کہ ہم ان کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں؟ آخر ہم میں سے اکثر لوگ کو کیوں شادیاں اچھی بھی لگتی ہیں اور بری بھی؟

ماریہ * لاہور میں ایک ایونٹ کمپنی کی مالک ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ’شادی کی تقریبات ہمارے معاشرے کا ایک اہم حصہ ہیں کیونکہ شادی تو سب نے کرنی ہے۔ ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ یہ کیسے کرنی ہے‘۔

ان کے مطابق شادیاں سماجی اور معاشی حوالے سے ہمارے معاشرے میں مرکزی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ ان میں شرکت کے لیے دنیا بھر میں رہنے والے لوگ وطن واپس آتے ہیں، ان سے نئے تعلقات بنتے ہیں اور شادی کی تقریبات سے روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوتے ہیں۔

علینا بھی اس وقت اپنی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور ان کی شادی کے حوالے سے تقریبات مارچ کے آخر تک جاری رہیں گی۔ وہ اس وقت بہت مصروف ہیں، ان کا اکثر وقت گاڑی میں سفر کرتے ہوئے گزرتا ہے اور جب بھی وہ اپنا فون دیکھتی ہیں تو انہیں شادیوں کی مزید تصاویر نظر آتی ہیں۔

ان کی توجہ اپنے دوستوں اور رشتے داروں پر ہے اور وہ مہمانوں کے انتخاب میں بہت احتیاط کر رہی ہیں تاکہ وہ اپنے پیاروں کے ساتھ اپنی شادی انجوائے کر سکیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ’ظاہر ہے کہ ایک بڑی تقریب بھی ہوگی کیونکہ میرے والدین نے مجھے یاد دلوایا ہے کہ یہ ان کی بیٹی کی شادی بھی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ انہوں نے اس بارے میں جو کچھ سوچ رکھا ہے وہ واقعی ہو‘۔

جب وہ شادی کے ملبوسات کی آزمائش سے واپس آئیں تو وہ یہ سوچ رہی تھیں کہ آخر کیوں وہ کچھ مخصوص رجحانات کی جانب راغب ہو رہی ہیں۔ وہ اس الجھن میں مبتلا ہیں کہ وہ جو چاہتی ہیں اور انہیں جو چیزیں نظر آ رہی ہیں وہ مختلف ہیں۔ اس الجھن کی وجہ سے وہ اس سوچ میں مبتلا ہیں کہ کیا وہ اپنی خواہش کے مطابق اپنی شادی کی تقریب کا لطف اٹھا سکیں گی۔

غیر معمولی انتخاب

علینا خود کو اسٹیج تک محدود نہیں رکھیں گی۔ انہوں شادی کے حوالے سے کئی تقاریب کی منصوبہ بندی کی ہوئی ہے تاکہ وہ اپنی شادی میں ایک جگہ بیٹھے رہنے کے بجائے ہر چیز میں شریک ہوں۔ وہ چاہتی ہیں کہ سجاوٹ پر بے تحاشہ پیسے خرچ کرنے کے بجائے وہ اپنے مہمانوں کو خوش رکھیں۔

انہیں سب سے زیادہ انتظار تو ’گیمز ڈے‘ کا ہے جس میں وہ اور ان کے مہمان عام کپڑوں میں آئیں گے اور مختلف کھیلوں میں حصہ لیں گے جن سے معلوم ہوگا کہ کون اس جوڑے کو زیادہ بہتر جانتا ہے۔

انہیں اس بات کا احساس ہے کہ کس طرح دو ماہ میں چیزیں تبدیل ہوسکتی ہیں اور وہ کہتی ہیں اگر انہیں کچھ تبدیلیاں کرنی پڑ جائیں تو انہیں ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ’ہم نے اس بارے میں بہت بات کی ہے کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط، لیکن شادی ایک طرح کا جشن ہوتا ہے اور اس میں جوڑے کو خوش ہونا چاہیے اور میری ساری توجہ بھی اسی چیز پر ہے۔ شادی کی تقریب کا کوئی ایک انداز نہیں ہوتا‘۔

کیمرے کی دوسری جانب

راحت رفیق ’آرورلڈ فوٹوگرافی‘ کے بانی ہیں، ان سے سوال کیا گیا کہ وہ کس وجہ سے شادی کی تقریبات کی جانب آئے تو ان کا جواب بہت سادہ تھا کہ ’لوگ‘۔

راحت رفیق تقریباً ایک دہائی سے آرورلڈ چلا رہے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ فیشن فوٹوگرافی سمیت دیگر طرز کی فوٹوگرافی میں بھی طبع آزمائی کر چکے ہیں لیکن وہ ہمیشہ شادیوں کی فوٹوگرافی پر واپس آئے۔

وہ کہتے ہیں کہ ’شادیاں لوگوں کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ اس کام نے مجھے چنا ہے۔ مجھے لوگوں سے ملنا اچھا لگتا ہے اور میں شادیوں میں نئے لوگوں سے ملتا ہوں اور نئے خاندانوں کا مشاہدہ کرتا ہوں‘۔

روزانہ شادیوں کی فوٹوگرافی میں مصروف رہنے کے باوجود وہ کچھ وقفہ لینے اور سوچ بچار کرنے کا وقت نکال لیتے ہیں۔

جس وقت انہوں نے یہ کام شروع کیا تھا اس وقت وہ اپنے سرپرست کوہی مری کی رہنمائی میں کام کرتے تھے اور ابتدائی طور پر سب کچھ بہت گلیمرائز لگتا تھا۔ لیکن جب انہوں نے پہلی بار خود شادی کور کی تب ہی انہیں احساس ہوا کہ ہر طرح کے لوگوں کے لیے شادیوں کو کور کرنا کتنا زیادہ پیچیدہ ہوسکتا ہے۔

راحت رفیق ایسے فرد ہیں جو کیمرے کے پیچھے سے لوگوں کا مشاہدہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ’میں اکثر لوگوں کو اپنے مشاہدات نہیں بتاتا کیونکہ میں غلطی سے کسی کو ہسکون نہیں کرنا چاہتا‘۔ آرورلڈ شروع کرنے کے بعد سے وہ کئی یادگار شادیوں میں فوٹوگرافی کر چکے ہیں۔

ان میں سے ایک شادی ایک فرانسیسی-پاکستانی خاندان کی تھی۔ وہ بتاتے ہیں کہ ’دادا، دادی فرانس کے کسی چھوٹے سے گاؤں میں رہتے تھے، ان کی عمر تقریباً 80 برس ہوگی۔ وہ پہلے اپنے گاؤں سے پیرس آئے، وہاں سے استنبول گئے اور پھر کراچی آئے، میرے لیے یہ اس خاندان کی اہم بات تھی‘۔

تمام خاندان ایک طرح کے نہیں ہوتے اور راحت رفیق شادیوں کو 3 اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔ پہلی قسم وہ ہے جو دولہے یا دلہن پر مرکوز ہوتی ہے جس میں گھر والوں کا بہت کم کردار ہوتا ہے کیونکہ جوڑا یا ان میں سے کوئی ایک ساری توجہ خود پر رکھتا ہے۔

دوسری قسم کی شادی وہ ہوتی ہے جس میں گھر کے ہر فرد کا کردار ہوتا ہے اور اکثر اوقات تو دولہا یا دلہن گھر والوں کے کہے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھاتے۔ شادیوں میں عموماً ہمارے بہترین اور بدترین سماجی میل جول سامنے آتے ہیں اور ان میں سے اکثر کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔

تیسری قسم کی شادیاں ان کے لیے سب سے زیادہ دلچسپ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ’کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اپنے خاندان کی خاص نسل سے محبت رکھتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ دادا سہرا بندی کر رہے ہیں اور نانا رخصتی کر رہے ہیں یا نکاح پڑھا رہے ہیں کیونکہ خاندان اسی طرح جڑا ہوا تھا۔ لیکن ان خاندانوں کے حوالے سے میں اب تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ اس کا کیا مطلب ہے‘۔

وہ اب شادیوں میں تاخیر سے آنے کے ’فیشن‘ کو بھی نوٹ کر رہے ہیں جو اس وجہ سے ہو رہا ہے کہ لوگ اب وقت کی قدر نہیں کرتے۔ انہوں نے جن شادیوں میں شرکت کی ہے اس کے بعد ’ویڈنگ اسٹینڈرڈ ٹائم‘ ایک مذاق بن گیا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ ’نظم و ضبط ہی سب کچھ ہے، اگر آپ اپنی شادی کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں تو آغاز اسی کے ساتھ کریں۔ اگر آپ نے 7 بج کر 45 منٹ کا وقت دیا ہے تو 7 بج کر 45 منٹ پر آغاز کر دیں چاہے اس وقت جتنے لوگ بھی موجود ہوں۔ ایسا ایک بار ہوگا، دو بار ہوگا اور تیسری بار لوگ وقت پر آئیں گے‘۔

فوٹوگرافی کرنے کے دوران راحت رفیق کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ فوٹوگرافی کے آغاز سے لیکر تصاویر دینے تک اپنے صارفین کو بہترین تجربہ فراہم کریں۔ لیکن ان گزشتہ برسوں میں انہوں نے شادی کے اثرات کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ سب سے زیادہ انہوں نے لوگوں کو تناؤ سے دوچار ہوتے دیکھا ہے۔

وہ مستقبل کے دولہا، دلہنوں کو تجویز دیتے ہیں کہ ’لوگ بہت زیادہ گھبراتے ہیں اور وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ انہیں اپنی شادی کو بھی انجوائے کرنا ہے۔ نتیجے کے طور پر ان کی تصاویر خراب ہو جاتی ہیں، انہوں نے جو منصوبہ بندی ہوتی ہے اس میں خلل پڑتا ہے اور پھر افسوس ہوتا ہے‘۔

زوریہ رضا ایک ایونٹ پلانر ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے ویڈنگ پلاننگ کا کام جس وقت شروع کیا تھا اس وقت لوگ سوشل میڈیا پوسٹ کے بجائے میگزین کٹ آؤٹس پر انحصار کرتے تھے۔ ان کے مطابق گزشتہ چند دہائیوں میں بہت زیادہ تبدیلیاں آگئیں ہیں۔ س

ان کا کہنا ہے کہ ’پہلے بس ایک اسٹیج اور کچھ پھول کافی ہوتے تھے۔ اب آپ کو صرف وال ڈیزائن کے لیے کئی لوگوں کی خدمات حاصل کرنی پڑتی ہیں۔ اب اس صنعت میں ہزاروں لوگ آگئے ہیں اور ایسا سوشل میڈیا کی وجہ سے ہوا ہے جس نے اس صنعت کو بہت وسعت دے دی ہے۔ میں نے جب اس شعبے میں قدم رکھا تھا اس وقت یہ سب نہیں ہوتا تھا۔ تب صرف ٹینٹ اور کھانے کا انتظام کرنا ہوتا تھا، پھر ہم صوفہ سیٹ بھی بنانے لگے اور اس کے بعد داخلی دروازوں پر وال پینل لگانے لگے۔

تناؤ

ماریہ کی ایونٹ کمپنی میں بھی کچھ یہی جذبات ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ’لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ شادی کی تقریبات میں سے جذبات ختم ہو گئے ہیں اور اس کی جگہ تناؤ نے لے لی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کورونا کے دوران لوگوں میں تناؤ کم تھا۔ مجھے کئی لوگ ایسے ملے جو اس بات پر خوش تھے کہ انہیں بس چند لوگوں کی ہی میزبانی کرنی پڑے گی اور یوں وہ خود زیادہ لطف اندوز ہو سکیں گے‘۔

سوچ میں آنے والی یہ تبدیلی بتاتی ہے کہ شادی میں کیا ہونا چاہیے۔ جس جوڑے کی شادی ہو رہی ہو اس کے لیے ان کی شادی دراصل ان کی خوشی کی علامت ہونی چاہیے چاہے وہ کتنی بڑی یا کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔

پاکستانی شادیوں کی تیاری کے لیے واقعی بہت لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب زارا کے اکلوتے دیور کی منگنی ہوئی تو انہیں اندازہ ہوگیا تھا کہ شادی کی ساری تیاریاں انہوں نے ہی کرنی ہیں۔ چونکہ ان کے گھر والوں نے زارا اور ان کے شوہر کی شادی پر ایک بڑی تقریب کا اہتمام کیا تھا اس وجہ سے وہ اپنے چھوٹے بیٹے کے لیے بھی ویسی ہی تقریب کرنا چاہتے تھے اور ہر کوئی اس میں حصہ لینا چاہتا تھا۔ اس وقت زارا 6 ماہ کی حاملہ تھیں اور اس وجہ سے شادی کی تیاریاں کرنا بہت مشکل تھا۔

وہ کہتی ہیں ’ظاہر ہے کہ میں نے کسی بھی تقریب میں ہیلز نہیں پہنی تھیں لیکن مجھے خوشی ہے کہ میں اپنے قد کے بارے میں مطمئن تھی۔ میں اپنے لباس کے حوالے پہلے ہی بہت زیادہ فکرمند تھی اور اگر میں اپنے قد کے بارے میں بھی فکرمند ہوتی تو صورتحال مزید خراب ہو جاتی‘۔

ان کی شادی دسمبر 2021ء میں ہی ہوئی تھی اور وہ ایک فیشن ایکسپرٹ بھی تھیں اس وجہ سے شادی سے متعلق ہر چیز کے لیے انہیں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ شادی کے ہر مرحلے کی بہت احتیاط سے منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت تھی اور آج کے ڈیجیٹل دور میں ہر چیز انسٹاگرام کے مطابق چاہیے تھی۔

زارا کہتی ہیں کہ ’جب فوٹوگرافر جوڑوں کی تصویر پوسٹ کرتے ہیں تو اس میں ڈریس ڈیزائنرز سے لے کر، میک اپ اور ہیئر آرٹسٹ اور یہاں تک کہ زیورات کے ڈیزائنر تک ہر کسی کو ٹیگ کیا جاتا ہے‘۔

اگرچہ اس طرح آپ کو شادی کی تیاریوں کے لیے کوئی نیا خیال ضرور مل سکتا ہے لیکن اس سے مخصوص برانڈز کے ساتھ وابستہ ہونے کا ایک خاص دباؤ بھی پیدا ہوتا ہے اور زارا اس بات کو تسلیم کرتی ہیں کہ اس کے نتیجے میں آپ شادی کی منصوبہ بندی کے منفرد تجربے کے لطف سے محروم رہ سکتے ہیں۔

یہ شادی خاص طور پر پُرجوش مہمانوں کی وجہ سے منفرد تھی۔ رخصتی کے بعد جب دولہا دلہن گھر پہنچے تو ان کی گاڑی کو دولہے کی والدہ کے قریبی دوستوں نے باہر ہی روک لیا اور گاڑی سے باہر آنے دینے کے عوض بالکل دیسی انداز میں جوڑے سے رقم کا تقاضہ کیا۔

وہ دلہن کی طرف والے دروازے کے پاس کھڑے رہے لیکن پھر ’مذاکرات‘ کے دوران انہیں احساس ہوا کہ دلہن تو وہاں ہے ہی نہیں۔ تمام شور شرابے کے دوران دلہن تو عقبی نشست سے اگلی نشست پر آکر ڈرائیونگ سیٹ کی جانب سے باہر نکل چکی تھی۔ ویسے دیکھا جائے تو عروسی جوڑے میں ایسا کرنا بھی اپنے آپ میں ایک بڑا کام ہے۔

ہفتہ بھر جاری رہنے والی شادی کی تقریبات جب ولیمے پر ختم ہوئیں تو زارا نے خود کو اپنی والدہ اور بہن کے ساتھ پایا جنہوں نے ان حالات میں ان کی دیکھ بھال اپنے ذمے لی تھی۔

انہوں نے بتایا کہ ’کچھ ایسا ہوا کہ وہ دونوں مجھے ایک ہی وقت میں کھلانے لگیں اور ابھی میں پہلا لقمہ ہی ختم نہیں کر پاتی تھی کہ دوسرا لقمہ دے دیا جاتا تھا، یہاں تک کہ میں تنگ آگئی اور اٹھ کر چلی گئی‘۔ یہ پوری شادی کے دوران ان کو ملنے والی خصوصی توجہ کا اظہار تھا۔

اگرچہ زارا کی اپنی شادی اس شادی سے ایک سال قبل ہی ہوئی تھی لیکن پھر بھی ان دونوں شادیوں کے حوالے سے زارا کا تجربہ بہت مختلف رہا تھا۔ اس نے انہیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ انہوں نے اپنی شادی میں کیا غلط کیا؟

ان کا کہنا تھا کہ ’میں اپنی مہندی میں یہ سوچ کر پریشان تھی کہ ناچ نے میں کیسی لگوں گی، لوگ کیا کہیں گے، گھر والے کیا سوچیں گے۔ میں نے اپنی شادی پر ڈانس بھی کیا تھا لیکن پھر بھی اتنا لطف نہیں لے سکی جتنا چاہتی تھی‘۔

اسی وجہ سے وہ دلہنوں کو مشورہ دیتی ہیں کہ جو انہوں نے کیا وہ ایسا نہ کریں۔ ان کا کہنا ہے کہ ’وہ لباس اور ڈیزائن منتخب کریں جو آرامدہ ہوں اور جن میں آپ پر اعتماد محسوس کریں۔ ٹرینڈز کے پیچھے مت بھاگیں اور اپنی شادی کو یادگار بنانے کی کوشش کریں‘۔

دیسی شادیوں کی بھی اپنی ہی کوئی بات ہوتی جس میں زندگی کے ہر شعبے کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ہم اسے خاندان کے جشن کے طور پر دیکھ سکتے ہیں لیکن جس دباؤ سے گزرنا پڑتا ہے وہ اکثر ان رشتوں کو آزماتا ہے۔ باہر سے دیکھنے پر ایسا لگتا ہے کہ شادی کا تعلق صرف سوشل میڈیا پر دکھائے جانے والے جوڑے کے ساتھ ہے، درحقیقت وہ تو شادی کے پورے سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔

اس صنعت کے اندر اب مختلف برانڈز ابھر رہے ہیں۔ ہر ایک برانڈ ایسے کام میں خصوصیت رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے جسے شاید پہلے کبھی ایسے کام کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا تھا جسے آؤٹ سورس کرنے کی ضرورت ہو۔ کھانے، پھولوں اور ٹینٹوں کی ترتیب، فوٹوگرافی وغیرہ کے لیے وینڈر مینجمنٹ جیب پر اضافی بوجھ تو بنتا ہی ہے لیکن ساتھ ہی انہیں کچھ ’جمالیاتی‘ تقاضوں کو پورا کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو انسٹاگرام کے رجحانات کے مطابق ہو۔ تاہم، اس عمل کے دوران بہت کچھ ضائع ہو جاتا ہے۔

پہلی بات یہ کہ تمام جوڑے بالکل ایک جیسے نظر آتے ہیں۔ انسٹاگرام کے اگلے رجحان تک نئے پن کا عنصر کہیں گم ہوگیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اعلیٰ طبقے کی شادیوں میں ان نئے جمالیاتی تقاضوں سے اس قسم کی باتوں میں اضافہ ہوا ہے کہ کس طرح کوئی شادی ان تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکام رہی۔ آخری اور شاید سب سے اہم بات یہ ہے کہ شادیوں کو بہترین دکھانے کا عمل اکثر اس میں شامل لوگوں کو نظرانداز کر دیتا ہے۔ اس سے بہت سے سوال پیدا ہوتے ہیں کہ انہوں نے کسی چیز کو خاص بنانے پر اس حد تک کیوں زور دیا کہ وہ خود اس میں حصہ لینا بھول گئے۔

MNN

جنوبی کوریا کے صدر نے ٹرمپ کو ملک کے سب سے بڑے اعزاز سے نواز دیا

نئی دہلی (ایم این این): جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ملک کے سب سے بڑے اعزاز سے نواز دیا۔ امریکی صدر ٹرمپ کی جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ سے ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر صدر لی جے میونگ نے سنہری تاج بھی بطور تحفہ امریکی صدر کو پیش کیا۔ اس سے قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ جنوبی کوریا ان چند مقامات میں سے ایک ہے جہاں پائیدار جمہوریت ہے۔ ہم جنوبی کوریا کے ساتھ سنجیدہ شراکت دار ہیں، ہم جہاز سازی کی صنعت کو بہت فروغ دینے جا رہے ہیں۔ جنوبی کوریا میں ایپک سی ای او سمٹ کے ظہرانے میں ڈونلڈ ٹرمپ نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی کوریا کے ساتھ تجارتی معاہدے کو بہت جلد حتمی شکل دی جائے گی، جنوبی کوریا ہمارے بہت سے ہتھیار خرید رہا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ جب امریکا ترقی کرتا ہے، تو ہمارے اتحادی ترقی کرتے ہیں اور انڈو پیسفک ترقی کرتا ہے، ہم سرمایہ کاروں کے لیے فوری اجازت نامے فراہم کررہے ہیں۔ امریکی صدر نے کہا کہ میرے دوسرے دور کے اختتام تک ممکنہ طور پر 22،21 ٹریلین ڈالر کی سرمایہ کاری امریکا میں آرہی ہے، اگلی سہ ماہی میں 4 فیصد جی ڈی پی گروتھ کی توقع ہے، امریکا میں فیکٹریاں پھل پھول رہی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اقتصادی سلامتی قومی سلامتی ہے، نئی سرمایہ کاری کے سلسلے میں اہم عنصر تجارتی پالیسی ہے، چینی صدر کل آرہے ہیں، مجھے لگتا ہے کہ ہماری ملاقات ہوسکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ یہ امریکا اور چین دونوں کے لیے بہت اچھا معاہدہ ہوگا۔

جنگ بندی خلاف کی ورزیوں پر یرغمالی کی لاش کی حوالگی منسوخ کردیں گے: حماس

نئی دہلی (ایم این این): حماس کا کہنا ہے کہ غزہ جنگ بندی کی اسرائیلی خلاف ورزیوں پر یرغمالی کی لاش کی حوالگی منسوخ کردیں گے۔ حماس کی جانب سے یہ دھمکی اسرائیلی وزیر اعظم اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کے ایک بار پھر جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسرائیلی فوج کو غزہ میں فوری حملے کرنے کا حکم دینے کے بعد آیا ہے۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق اسرائیل کی جانب سے غزہ میں جنگ بندی معاہدہ ہونے کے بعد اس کی مسلسل خلاف ورزی جاری ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم آفس کے مطابق مشاورت کے بعد نیتن یاہو نے اسرائیلی فوج کو غزہ کی پٹی پر فوری حملے کرنے کی ہدایت کی ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے حماس پر جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا ہے۔

مغربی کنارے میں اسرائیل کا آپریشن، 3 فلسطینی شہید

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیلی فورسیز نے منگل کو علی الصباح مقبوضہ مغربی کنارے کے شمالی علاقے جنین میں ایک کارروائی کے دوران ۳ فلسطینیوں کو شہید کر دیا۔ اسرائیلی پولیس کے مطابق تینوں افراد کو اس وقت گولی ماری گئی جب وہ ایک غار سے باہر نکل رہے تھے جسے اسرائیل نے عسکریت پسندوں کا ٹھکانہ قرار دیا ہے۔ فوج نے بعدازاں غار کو فضائی حملے سے تباہ کردیا لیکن کارروائی کی مزید تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔ اسرائیلی فورسیز نے غار کو تباہ کرنے کے لئے کچھ ہی دیر بعد فضائی حملہ کیا۔ واضح رہیکہ دو سال قبل غزہ پر اسرائیلی حملے کے بعد سے اب تک مقبوضہ مغربی کنارے میں ایک ہزار ۵۷ سے زیادہ فلسطینی شہید، ۱۰ ہزار ۳ سو زخمی اور ۲۰ ہزار سے زیادہ گرفتار ہوئے ہیں جن میں ایک ۶۰۰ بچے بھی شامل ہیں۔ دریں اثناء اسرائیلی فورسیز نے مغربی کنارے کے مختلف شہروں اور قصبوں میں بڑے پیمانے پر چھاپے اور گرفتاریوں کی کارروائیاں کیں۔ اس دوران آزاد کیے گئے قیدیوں اور نوجوانوں کو بھی نشانہ بنایا گیا جبکہ کئی فلسطینی زخمی ہوئے۔ فلسطینی ذرائع کے مطابق راملہ، سلفیت اور الخلیل سمیت مختلف علاقوں میں اسرائیلی فوج نے گھروں پر دھاوا بول کر متعدد شہریوں کو حراست میں لے لیا اور مقامی افراد پر تشدد کیا۔ فلسطینی ذرائع نے بتایا کہ اسرائیلی فوج نے راملہ کے مغرب میں البرج اور دیر ابو مشعل کے شہروں پر چھاپے مارے اور گھروں کی تلاشی لینے کے بعد ۶ فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا۔ انہوں نے چھاپوں کے دوران مقامی افراد پر حملہ بھی کیا۔ مغربی کنارے کے شمالی علاقے سلفیت گورنری میں اسرائیلی فورسیز نے دیر بلوط قصبے سے ۶ شہریوں کو گھروں پر چھاپہ مار کر توڑ پھوڑ کے بعد گرفتار کرلیا۔ انہوں نے پڑوسی قصبے بدیہ پر بھی دھاوا بولا اور فتح کے لیڈر حسن القرم کے خاندان کے افراد پر حملہ کیا۔

غزہ: غیر ملکی صحافیوں کے داخلے سے قبل اسرائیل کی نسل کشی کے ثبوت مٹانے کی کوشش

نئی دہلی (ایم این این): غزہ میں غیر ملکی صحافیوں کے داخلے سے قبل ہی اسرائیل نے ثبوت مٹانے کیلئے پروپیگنڈا جنگ کا آغاز کردیا ہے۔ اسرائیلی ویب سائٹ وائے نیٹ کے مطابق، حکومت فوجی زیر نگرانی ٹور کا اہتمام کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے تاکہ غزہ میں اپنی دو سالہ نسل کشی کو جواز فراہم کیا جا سکے۔ تاہم مہینوں کی تیاری کے باوجود وائے نیٹ کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے اعتراف کیا ہے کہ اس کی میڈیا تیاری ابھی تک نامکمل ہیں۔ حکام کو خدشہ ہے کہ بین الاقوامی صحافی غزہ کے اندر کی تباہ کن حقیقت کو بے نقاب کردیں گے اور جنگی جرائم اور نسل کشی کی خبروں کے سبب اسرائیل کے خلاف عالمی غم وغصہ میں اضافہ ہوگا۔ دریں اثناء یورپی انسانی حقوق تنظیم (یورو میڈ) نے اسرائیل پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ جان بوجھ کر صحافیوں کی غزہ تک رسائی میں رکاوٹ ڈال رہا ہے، تاکہ انہیں غزہ میں کی گئی نسل کشی کی نامہ نگاری سے باز رکھ سکے۔ گروپ نے ایک بیان میں کہا کہ اسرائیل زمینی سطح پر اور حکومتی سطح پر ایک پالیسی کے تحت منظم طور پر نسل کشی کے ثبوتوں کو مٹا رہا ہے۔ غزہ حکام کے میڈیا دفتر کے مطابق اسرائیل نے اکتوبر ۲۰۲۳ء سے ۲۵۴ صحافیوں کا قتل کیا ہے، تاکہ فلسطینی بیانیے کو دبایا جاسکے۔ یورو میڈ کے مطابق اسرائیل نے متعدد قصبوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا ہے، اس کے علاوہ کئی رفیوجی کیمپوں کو مکمل طور پر ختم کردیا ہے، سٹیلائٹ تصویروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل بڑے پیمانے پر ان علاقوں کو ہموار کر رہا ہے، وہاں سے ملبہ ہٹا کر نامعلوم جگہ لے جارہا ہے، تاکہ بڑے پیمانے پر ہلاکتوں کو چھپایا جاسکے۔ انہوں نے یہ بھی کہا صحافیوں کو غزہ تک رسائی میں جتنی تاخیر ہوگی، اسرائیل کو غزہ کی تباہی کے ثبوت مٹانے کیلئے اتنا وقت مل جائے گا۔

اسرائیل کی جنگ بندی کی خلاف ورزی، تازہ حملوں میں 24 بچوں سمیت 104 فلسطینی شہید

نئی دہلی (ایم این این): رواں ماہ مصر میں ہونے والے غزہ امن معاہدے پر دستخط کے باوجود اسرائیل جنگ بندی کی متعدد بار خلاف ورزی کر چکا ہے۔ اسرائیل کی جانب سے گزشتہ رات سے جاری فضائی حملوں میں 24 بچوں سمیت 104 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ اسرائیلی فوجی ہلاکت پر اسرائیل نے جوابی کارروائی کی تاہم جنگ بندی خطرے میں نہیں ہے، اگر حماس نے درست رویہ اختیار نہ کیا تو ہم اسے ختم کردیں گے۔ دوسری جانب حماس نے رفح میں اسرائیلی فوج پر حملے کا الزام مسترد کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اسرائیلی یرغمالی کی لاش کی حوالگی مؤخر کردیں گے۔ حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز کی جانب سے جاری کیے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ اگر اسرائیلی جارحیت میں اضافہ ہوا تو اس سے لاشوں کی تلاش، کھدائی اور بازیابی کے کاموں میں رکاوٹ پیدا ہوگی جس کے نتیجے میں غزہ میں موجود باقی 13 یرغمالیوں کی لاشوں کی بازیابی میں تاخیر ہوسکتی ہے۔ واضح رہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے جنوبی رفح میں فائرنگ کے تبادلے کے بعد فوج کو طاقتور جوابی حملوں کا حکم دیا تھا۔ گزشتہ رات اسرائیل نے امریکہ کی ثالثی میں ۱۰ اکتوبر سے نافذ العمل جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غزہ بھر میں شدید فضائی حملے کئے جن میں ۴۲ بچوں سمیت ۳۶ سے زائد فلسطینی ہلاک ہوگئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، یہ حملے غزہ پٹی کے جنوبی علاقے رفح میں فائرنگ کے تبادلے کے بعد کئے گئے جس میں ایک اسرائیلی فوجی ہلاک ہوا تھا۔ اس کے بعد اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے ''طاقتور'' جوابی حملوں کا حکم دیا۔ حماس نے رفح میں ہونے والی فائرنگ میں کسی بھی شمولیت سے انکار کیا ہے۔ اس کے مسلح ونگ، القسام بریگیڈز نے اسرائیل پر جنگ بندی توڑنے کا الزام لگایا اور خبردار کیا کہ اس کشیدگی سے غزہ میں اب بھی موجود ۳۱ اسرائیلی یرغمالیوں کی باقیات کی بازیابی اور حوالے کرنے کی کوششوں میں تاخیر ہوگی۔ غزہ میں موجود طبی ذرائع نے بتایا کہ اسرائیل کے جنگی طیاروں نے غزہ شہر کے صبرا محلے اور خان یونس سمیت کئی علاقوں کو نشانہ بنایا۔ ان حملوں میں رہائشی گھروں اور بے گھر خاندانوں کو پناہ دینے والے ایک اسکول کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں میں کئی لوگ ہلاک ہو گئے ہیں، جبکہ دیگر ملبے کے نیچے پھنسے ہوئے ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ۲۰ نکاتی امن منصوبے کے تحت نافذ العمل اس جنگ بندی معاہدے میں تقریباً دو ہزار فلسطینی قیدیوں کے بدلے اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی اور غزہ کی تعمیر نو کا مطالبہ شامل ہے۔ تازہ حملوں کے باوجود، ٹرمپ نے کہا کہ جنگ بندی ''خطرے میں نہیں ہے۔'' انہوں نے ایئر فورس ون پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''انہوں نے ایک اسرائیلی فوجی کو مارا، تو اسرائیلیوں نے جواب دیا۔ اور انہیں جواب دینا چاہئے۔'' نائب صدر جے ڈی وینس نے بھی اصرار کیا کہ ''جنگ بندی برقرار ہے۔'' انہوں نے اس تشدد کو ''چھوٹی جھڑپیں'' قرار دیا۔ عرب ممالک نے اسرائیل کے تازہ حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ جنگ بندی کی ثالثی میں شریک مصر اور قطر نے فریقین سے تحمل کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا کہ نئی کشیدگی ''امن کی کوششوں کو کمزور کردے گی۔''

سینیگال: اسٹریٹس اور سڑکوں کے نام رکھنے میں خواتین کو نظر انداز کرنے پر تنظیموں کا احتجاج

نئی دہلی (ایم این این): مغربی افریقی ملک سینیگال میں اسٹریٹس اور سڑکوں کے نام رکھنے میں خواتین کو نظر انداز کیے جانے پر تنازع کھڑا ہوگیا ہے اور خواتین احتجاج کرنے لگی ہیں۔ خیال رہے کہ سینیگال حکومت نے ایک مہم شروع کی ہے جس کے تحت فرانس کے تسلط کے وقت کی نشانیاں ختم کی جارہی ہیں، لیکن فرانسیسی ثقافتی اثرات سے نجات حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف حکومت ایک نئے تنازع میں الجھ گئی ہے۔ دارالحکومت ڈاکر میں اسٹریٹس اور سڑکوں کے ناموں کی ازسرنو نامزدگی کی مہم کے دوران خواتین کو مکمل طور پر نظر انداز کیے جانے پر حکومت کو سخت تنقید کا سامنا ہے۔ خواتین کی تنظیموں نے اسٹریٹس کے ناموں کی فہرست پر فوری نظرثانی کا مطالبہ کردیا ہے۔ واضح رہے کہ حکام نے حالیہ مہم کے تحت فرانسیسی ناموں کو ختم کرکے ان کی جگہ سینیگالی سیاست دانوں، فوجی رہنماؤں اور دانشوروں کے نام رکھنے کا فیصلہ کیا ہے، تاہم کسی بھی خاتون شخصیت کو اس فہرست میں شامل نہیں کیا گیا، حالاں کہ سینیگالی خواتین نے سیاست، تعلیم، ثقافت اور آزادی کی جدوجہد سمیت متعدد شعبوں میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس فیصلے پر خواتین کی تنظیموں اور حقوق نسواں کے کارکنوں نے شدید ردعمل ظاہر کیا ہے، انھوں نے دارالحکومت کے میئر کو اجتماعی احتجاجی خط ارسال کرتے ہوئے فیصلے پر شدید ناراضی کا اظہار کیا اور کہا کہ ڈاکر کی اسٹریٹس کے ناموں کی نئی فہرست میں خواتین کو نظر انداز کرنا عدم مساوات کا مظہر ہے اور یہ فیصلہ سینیگالی خواتین کی خدمات کی توہین کے مترادف ہے۔ تنظیموں نے حکومت سے فہرست پر فوری نظر ثانی اور ان ممتاز خواتین کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا جنھوں نے قومی تاریخ میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ اس فیصلے پر خواتین کی تنظیموں اور حقوق نسواں کے کارکنوں نے شدید ردعمل ظاہر کیا ہے، انھوں نے دارالحکومت کے میئر کو اجتماعی احتجاجی خط ارسال کرتے ہوئے فیصلے پر شدید ناراضی کا اظہار کیا اور کہا کہ ڈاکر کی اسٹریٹس کے ناموں کی نئی فہرست میں خواتین کو نظر انداز کرنا عدم مساوات کا مظہر ہے اور یہ فیصلہ سینیگالی خواتین کی خدمات کی توہین کے مترادف ہے۔

اتر ریلوے

ای- نیلامی نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر/ مال بھاڑہ، اتر ریلوے، فیروزپور کے ذریعے نیچے دیئے گئے کام کیلئے اہل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروزپور ڈویژن میں ای- نیلامی طلب کی جاتی ہے۔

نیلامی فہرست نمبر	نیلامی شروع ہونے کی تاریخ ووقت	کام کا نام
EAFZR-SLR25-120	12.11.25 کو 11:00 بجے	گاڑیوں میں پارسل اسپیس کو لیز پر دینے کا ٹھیکہ (ٹرین نمبر/ ایس ایل آر کمپارٹمنٹ): 15532/F1, 14680/F1, 14626/F1, 22446/F1, 22552/F1, 14614/R1, 14614/F1, 19326/F1, 14682/F1, 14604/F1 & 12030/F1.

مفصل معلومات اور رجسٹریشن کے لئے، برائے کرم ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔

3354/2025

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای- ٹنڈر نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے کام کررہے سینئر ڈویژنل مکینکل انجینئر، جموں۔ کشمیر کے لیے درج فہرست کاموں/سپلائی کے لئے ای- ٹنڈر طلب کرتے ہیں۔ بولی دہندگان اپنی اصل/ترمیمی بولیاں صرف بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک ہی جمع کرسکیں گے۔ ان ٹنڈرز کے خلاف مینول پیشکش کی اجازت نہیں ہے اور ایسے آنے والے کسی بھی مینول پیشکش کو نظر انداز کردیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو ان ٹنڈرز کے خلاف آن لائن ادائیگی کرنے کی اجازت ہے۔ دستاویز لاگت اور بیعانہ رقم صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب آن لائن ادائیگی طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعے سے ہی جمع کریں۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرس چیک، جمع رسیدیں، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعے سے مینول ادائیگی کی اجازت نہیں ہے۔

ٹنڈر قسم	بولی سسٹم	ٹنڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	بولی تکمیل تاریخ ووقت	ای- ٹنڈر کھولنے کی تاریخ ووقت
اوپن	ایکل پیکٹ سسٹم	28.10.2025	19.11.2025 at 15:00Hrs.	19.11.2025 at 15:30Hrs.

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر	ٹنڈر کی تفصیل
1	03-2025-PUPaint-DSL-PTK	ڈیزل شیڈ، پٹھان کوٹ کے ZDM3D 08 انجنوں کی ایک بار پی- یو- پینٹنگ۔

اشتہاری قیمت	بیعانہ رقم	پیشکش کی اہلیت	تکمیل میعاد
Rs.21,24,000/-	Rs.42,500/-	45 دن	90 دن

ندھی الاٹمنٹ نمبر 05031532 پر دستیاب ہے۔ مزید معلومات کے لئے برائے کرم www.ireps.gov.in پر لاگ ان کریں۔

3362/2025

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای- ٹینڈر نوٹس

مورخہ 26-10-2025

ٹینڈر نوٹس نمبر: 433_Sig_JAT_15_24_25

آخری تاریخ و وقت: 17-11-2025 کو 15.00 بجے

بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے اور ان کیلئے سرگرم شری DSTE/JAT ٹینڈر نوٹس نمبر 433_Sig_JAT_15_24_25 کے مدمقابل کے خلاف https://www.ireps.gov.in پر ای- ٹینڈر طلب کرتے ہیں۔ اختتام کی تاریخ و وقت: 17-11-2025 کو 15.00 بجے تک ہے۔ بولی دہندگان صرف اختتام کی تاریخ اور وقت تک اپنی اصل / ترمیم شدہ بولی ہی جمع کرسکیں گے۔ اس ٹینڈر کے خلاف مینوئل آفر منظور نہیں کیے جائیں گے اگر کوئی مینوئل آفر آتا ہے تو اسے نظر انداز کیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کیلئے ٹینڈر دستاویز کی لاگت اور ارنیسٹ منی بھگتان صرف ireps پورٹل پر دستیاب ہے۔ آن لائن بھگتان طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعے اجازت ہے۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکر چیک، جمع رسید FDR وغیرہ کے ذریعے سے مینوئل بھگتان کی اجازت نہیں ہے۔

این آئی ٹی

کانٹریکٹ ٹائپ	کام کرتا ہے
کام کا نام	جموں ڈویژن میں پی ٹی کے۔ جے اے ٹی سیکشن پر 20000 سے زیادہ ٹی وی یو والے 7 ایل۔ ایکز سائنگ گیٹوں یعنی ایل۔ 2-2 اور سی۔ 9 اور پی ٹی کے ٹی۔ پی پی آر ایس سیکشن پر سی۔ 46 اے، سی۔ 97، سی۔ 134 اور سی۔ 142 کا انٹرلاکنگ اور جموں ڈویژن کے پی ٹی کے۔ جے اے ٹی سیکشن پر 5 بلاک سیکشنوں میں بلاک ورکس کے لئے دوہری پہچان کا انتظام۔ (ایس ای پی ایس۔ ٹی ایچ ٹی ایل اپ / ڈاؤن، ایچ آر این آر۔ سی ایچ این آر اپ / ڈاؤن، سی ایچ این آر۔ پی ڈی ایچ وی ٹی اپ / ڈاؤن، پی ڈی ایچ وی ٹی۔ کے ٹی ایچ ڈبلیو اپ / ڈاؤن اور ایس جے این پی۔ پی ایچ آر ایل اپ / ڈاؤن)

بدلے گئے آئٹم / نئے آئٹم

پروگرام	آئٹم تفصیلات	آئٹم کوڈ	آئٹم مقدار	آئٹم یونٹ	سنگل ریٹ	بنیادی قیمت	تریبیٹا	رقم
شیڈول۔ بی سپلائی آئٹم	پارڈ ربر کنٹینر سے بنے اور ابتدائی چارجنگ کے ساتھ ڈم کیلئے دو لیٹ 2 وولٹ 200 AH کے S&T ڈم کیلئے لیڈ ایسڈ سیکنڈری سیلز کی سپلائی، کوڈ سپیسیفکیشن نمبر IRS-S-88/2004 کے مطابق تازہ ترین ترمیم سمیت۔ معائنہ RDSO کے ذریعہ	13	590	تعداد	4964.49	2929049.10	0.00	2929040.10

ہٹائے گئے آئٹم

نمبر شمار	کوڈ	آئٹم کی تفصیلات
1	شیڈول۔ بی کا آئٹم 1	ایس اینڈ ٹی انسٹالیشنز کیلئے لیڈ ایسڈ سیکنڈری سیلز کی سپلائی، جو سخت ربر کنٹینر سے تعمیر ہوں اور جن میں ابتدائی چارجنگ کے ساتھ ڈم کیلئے دو وولٹ اور 200 اے ایچ صلاحیت ہو، کوڈ سپیسیفکیشن نمبر IRS-S-88/2004 (ترمیم شدہ ترمیم سمیت) کے مطابق۔ معائنہ آر ڈی ایس او کے ذریعہ کیا جائے گا

ٹینڈر اختتام کی تاریخ اور وقت	17-11-2025 15:00	ٹینڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ اور وقت	26-10-2025 17:16
مشتہر قیمت (روپے)	2929049.10	آئٹم آر ای پی ایس کے مطابق بولی شروعات کی تاریخ	01-11-2025
بیعانہ کی رقم (روپے)	58580.98	پورا ہونے کی مدت	6 Months

3351/25

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

نیویارک میئر الیکشن: ارب پتیوں کی مخالفت کے باوجود ظہران ممدانی مضبوط امیدوار

نئی دہلی (ایم این این): نیویارک اسٹیٹ اسمبلی ممبر ظہران ممدانی، امریکہ کے امیر ترین طبقے کی بھرپور مخالفت کے باوجود، نیویارک سٹی کے میئر کی دوڑ میں اب بھی مضبوط پوزیشن پر ہیں۔ ممدانی، اینڈریو کومو اور کرٹس سلیوا جیسے تجربہ کار سیاستدانوں سے آگے نظر آرہے ہیں جبکہ ان کی انتخابی مہم امریکی ارب پتیوں کیلئے خطرے کی گھنٹی بن چکی ہے۔ مائیکل بلومبرگ، بل ایک مین، رچرڈ کرینز اور دیگر ارب پتی ظہران ممدانی کے خلاف صف آراء ہیں۔ واضح رہے کہ ۳۱ اکتوبر کو ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے ممدانی نے کہا تھا کہ ''بل ایک مین اور رونالڈ لاوڈر جیسے ارب پتیوں نے لاکھوں ڈالر اس دوڑ میں جھونک دیے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ایک وجودی خطرہ لاحق ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں، وہ ٹھیک سمجھتے ہیں۔'' فوربس کے مطابق ہیج فنڈ منیجر بل ایک مین نے ممدانی کے مخالف سیاسی گروپوں کیلئے تقریباً ۱.۷۵ ملین ڈالر دیئے جبکہ ایسٹی لاڈر کے وارث رونالڈ لاوڈر نے ۷.۵ لاکھ ڈالر عطیہ کئے۔ تاہم، یہ رقم اس بڑے مالی اتحاد کے مقابلے میں معمولی ہے جس میں ۲۶ امریکی ارب پتی شامل ہیں، جو ممدانی کو روکنے کیلئے متحد ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ۲۱ نیویارک شہر میں رہتے ہیں۔ فوربس کے تجزیے کے مطابق یہ امیر ترین خاندان مجموعی طور پر ۲۲ ملین ڈالر سے زائد رقم مختلف امیدواروں اور گروپوں کو عطیہ کرچکے ہیں تاکہ ممدانی کی مہم کو کمزور کیا جا سکے۔ بلومبرگ سرفہرست عطیہ دہندہ ۲۴ جون کو ڈیموکریٹک پرائمری سے قبل دی گئی ۶.۳ ملین ڈالرز کی نصف سے زیادہ فنڈنگ مائیکل بلومبرگ سے منسوب کی گئی ہے۔

بدترین ظلم کے اثرات سے لڑتے ریڈانڈین

1492ء میں کرسٹوفر کولمبس نے براعظم امریکا دریافت کیا اور اہل یورپ اس ''نئی دنیا'' کے امکانات اور وسائل سے مستفید ہونے گروہ درگروہ اس طرف عازم سفر ہوئے

تحریر۔۔۔۔
ڈاکٹر عائشہ آزادی

یہ براعظم آنے والوں کے لیے ترقی اور معاشی مواقعوں سے متعلق امیدوں کا مرکز بن گیا مگر یہاں پہلے سے آباد مقامی باشندوں پر اس یلغار سے کیا گزری اس کی داستان بیان کرنے کے لیے بھی آج ان کی بہت ہی تھوڑی سی تعداد باقی رہ گئی ہے۔ بے شمار امریکی اور یورپی افراد جو آج ماحولیات کی بقا اور جانوروں تک کی معدوم ہوتی نسلوں کو بچانے کے لیے جدوجہد کرنے میں سب سے آگے ہیں اس سچائی پر سرشار ہیں کہ ان کے دادا اور پردادا‌ؤں نے ریاست ہائے متحدہ امریکا کے نام سے جس سپر پاور کی بنیاد رکھی تھی۔

اس کی بہت سی ریاستوں کے نام آج بھی ریڈ انڈین قبائل کے نام پر ہیں، مگر آبادکاروں کے ظلم و جبر کی وجہ سے خود وہ قبائل صفحہ ہستی سے ہی مٹ چکے ہیں۔ ریاست الاباما، مشی گن، میسا چوسٹس، ارکنساس، ہوائی، الاسکا اس کی چند سرسری سی مثالیں ہیں۔

نیویارک کے عظیم شہر میں واقع ٹائمز اسکوائر، مین ہیٹن نام کے جس مہنگے ترین علاقے میں واقع ہے اگر وہاں چند منٹ بھی کھڑے ہو جائیں تو اس پر ہجوم مقام پر دنیا کی بیشتر قومیتوں کے افراد سے سامنا ہو جاتا ہے مگر جس مقامی ریڈ انڈین قبیلے کی ملکیت یہ پورا علاقہ تھا وہ نسل کشی کا شکار ہو کر صرف تاریخ کے صفحات پر ہی زندہ رہ گیا ہے۔

دور جدید میں جہاں شمالی امریکا دنیا بھر کے افراد کے خوابوں کی سرزمین سمجھا جاتا ہے وہیں۔ گذشتہ چند صدیاں یہاں کے مقامی افراد کی ایک بھیانک خواب کی طرح گزری ہیں۔ مختلف اندازوں کے مجموعی اوسط کے مطابق کولمبس کی آمد کے وقت اس براعظم کی مقامی آبادی 55 سے 66 ملین کے قریب تھی۔

یہ افراد قبائل کی صورت میں آباد تھے۔ سادہ طرز زندگی، فطرت سے محبت اور باہمی تعاون کے تحت زندگی گزارنے والے یہ افراد کب اور کیسے اس خطہ زمین پر آباد ہوئے، اس کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں۔ ایک نسبتاً قابل قبول روایت کے مطابق زمانہ قدیم میں سائبیریا اور الاسکا کے درمیان ایک برفانی ٹکڑا کرہ ارض کے ان دو خطوں کے درمیان پل کا کام کرتا تھا اور اس طرح مختلف قبائل کی نقل و حرکت اور آمدورفت ایک سے دوسری جگہ جاری و ساری رہتی تھی۔ بعدازآں موسمی تغیرات کے باعث یہ برفانی پل پگھل گیا یا سمندر میں ڈوب گیا اور براعظم امریکا باقی دنیا سے الگ تھلگ ہوتا چلا گیا۔

اس طرح یہاں کی مقامی آبادی بیرونی حملوں سے محفوظ ہونے کی وجہ سے فنون جنگ سے بھی نابلد رہ گئی اور سفید فام یلغار کا مقابلہ نہ کرسکی۔ اہل یورپ اس نئی دنیا کے وسائل اور زمینوں پر قبضہ کر کے اپنی بستیاں بسانے کے لیے اتنے پرعزم تھے کہ کسی قسم کی رکاوٹ یا اخلاقیات کو زیر غور لانے پر تیار ہی نہیں تھے اور ظلم، دھوکا دہی، عیاری، قتل و غارت یا کم از کم مقامی قبائل کی اپنی زمینوں سے بے دخلی سفید فام آبادکاروں کے عام چلن تھے۔

اس نئے براعظم سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کے لیے بعض اوقات ہسپانوی، برطانوی، فرانسیسی اور پرتگالی آبادکار آپس میں بھی الجھ جایا کرتے تھے۔ تاہم شمالی براعظم کے بڑے حصے پر بالآخر تاج برطانیہ قابض ہو گیا۔ بعدازآں 1776ء میں امریکی جنگ آزادی کے نتیجے میں موجودہ ریاست ہائے متحدہ امریکا کی شکل میں ایک نیا ملک وجود میں آ گیا اور برطانوی راج کا بھی خاتمہ ہوا۔ مگر برطانوی اور فرانسیسی راج ہو کہ سفید فام امریکی حکومت، مقامی ریڈ انڈین افراد کی زندگی اب سے کچھ دہائیوں پہلے تک بھی ظلم اور استحصال کا شکار ہی رہی۔

دراصل یورپی آبادکار ہی اس خطے کے مقامی افراد کے لیے ایک قہر نہیں تھے بلکہ ان کی آمد کے ساتھ ہی چیچک، خسرہ اور فلو کے جراثیم کی بھی یہاں آمد ہوئی اور چوں کہ ریڈ انڈین افراد کے جسموں میں ان بیماریوں کے خلاف کسی قسم کی مدافعت موجود ہی نہیں تھی، اس لیے ان کے لیے یہ امراض دوسری اقوام سے بڑھ کر جان لیوا ثابت ہوئے اور ان کی پچاس فی صد سے زیادہ آبادی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ اپنی انسانیت سوز حرکتوں پر شرمندہ بعض سفید فام مورخین اکثر یہ جواز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ریڈ انڈین قبائل کی آبادی گھٹنے کی وجہ آبادکاروں کا ظلم و ستم اور قتل و غارت نہیں بلکہ ان مہلک بیماریوں کا حملہ ہی تھا۔ ظاہر ہے یہ استدلال پورے طور پر صحیح نہیں مگر ان قبائل کی آبادی میں تنزلی کا ایک سبب ضرور ہے۔

براعظم امریکا کی دریافت کے وقت موجودہ ریاست ہائے متحدہ امریکا میں مقامی ریڈ انڈین افراد کی تعداد ایک ملین سے زیادہ تھی۔ تاہم 1900ء تک یہ افراد ڈھائی لاکھ کے لگ بھگ ہی رہ گئے۔ جان لیوا بیماریوں کے علاوہ دوسرے عوامل جو ان کی تعداد گھٹنے کا سبب بنے ان میں نامساعد حالات میں اپنے سرسبز و شاداب علاقوں کو چھوڑ کر دوسرے بنجر اور برفانی علاقوں کی طرف ہجرتیں بھی شامل ہیں۔

سخت موسموں میں ایک سے دوسرے علاقے کی طرف ہجرت کے دوران اکثر قبائل کے آدھے سے بھی زیادہ افراد بھوک، پیاس اور بیماریوں کی وجہ سے چل بستے اور جو چند لوگ مختص کردہ نئے علاقوں تک پہنچ بھی جاتے وہ بنجر زمینوں پر کاشت کاری کی بے سود کوششوں کے بعد فاقہ کشی اور ذہنی امراض کے ہاتھوں ہمت اور زندگی دونوں سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتے۔ تاریخی ریکارڈز سے پتا چلتا ہے کہ جہاں کہیں شکست خوردہ ریڈ انڈین قبائل کو زبردستی ہجرت کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکا وہاں کھلے عام قتل و غارت گری کی گئی اور اس وسیع و عریض براعظم میں انسانوں کے اس گروہ پر آ کی زمین کو اس قدر تنگ کر دیا گیا کہ بعدازآں ان کی بچی کھچی تعداد نے مختلف حکومتی معاہدوں کے تحت اپنے لیے مختص کردہ علاقوں میں سکونت اختیار کرنے میں عافیت سمجھی، جنہیں ReservationsIndian کہا جاتا ہے اور آج کے دور میں یہاں رہائش پذیر افراد نہ حکومت کو کسی قسم کا ٹیکس دینے کے پابند ہیں نہ ہی حکومت ان کی کسی بھی قسم کی فلاح و بہبود یا تحفظ کی ذمے دار ہے۔ ساتھ ہی انہیں شراب اور جوئے کے اڈے چلانے کی کھلی چھٹی ہے جو ان کی پس ماندگی اور بلند شرح بے روزگاری کی بڑی وجہ ہے۔

ماہرین نفسیات ریڈ انڈین نسل کے افراد میں مختلف ذہنی امراض کے بلند اعداد و شمار کی وجہ گذشتہ کئی نسلوں سے جاری استحصال، اپنی ثقافت اور مادری زبان سے محرومی اور ان علاقوں سے بے دخلی کو قرار دیتے ہیں جو صدیوں تک ہر قبیلے کی پہچان اور اس کے مقدس مذہبی رسم و رواج کا مرکز رہے ہیں۔ ان کے حالات کی عکاسی کرتے ہوئے Generational TraumaInauma کی مخصوص اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔

یہ بھی ایک ستم ظریفی ہے کہ سفید فام آبادکار جب اپنے غاصبانہ اور توسیع پسندانہ منصوبوں کو بڑی حد تک عملی جامہ پہنا چکے اور مقامی انڈینز کی تعداد قابل ذکر حد تک گھٹ گئی تو انہیں ان افراد کو کسی حد تک اپنانے یا یوں کہیے اپنے لیے کارآمد بنانے کا خیال آیا۔ چناں چہ اٹھارھویں سے بیسویں صدی تک بے شمار بورڈنگ اسکول قائم کیے گئے جنہیں امریکن انڈین بورڈنگ اسکول سسٹم کا نام دیا گیا۔ ان اسکولوں میں مقامی انڈین نسل کے بچوں کو والدین سے چھین کر حتیٰ کہ بعض اوقات اغوا کر کے داخل کروایا جاتا اور دن رات وہیں رکھ کر یورپی تہذیب، آداب اور زبان کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش ہوتی۔ ان بچوں کے قبائلی نام بدل کر انگریزی نام رکھے جاتے اور انہیں اپنے رشتے داروں سے ملنے، اپنی قبائلی زبان بولنے اور اپنے مذہبی عقائد پر چلنے پر کڑی سزائیں دی جاتی تھیں۔

اس نظام تعلیم کا بنیادی مقصد خود امریکی مورخین کے الفاظ میں یہی تھا کہ the Save Indian, the Kill Man یعنی ایسے انسانی پیکر تیار کرو جو صرف شکل میں مقامی ہوں مگر طرز زندگی اور افکار میں یورپی اقوام کے ہم خیال ہوں۔ یقیناً اس نظام تعلیم نے تاریخ سے آشنا قارئین کو 1835ء کا لارڈ میکالے کا وہ تعلیمی منصوبہ یاد دلا دیا ہوگا جو ہندوستانیوں کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ تاہم جس استبداد سے امریکا میں اس منصوبے کو مسلط کیا گیا اس کا حتمی نتیجہ بالآخر اسی InaumaGenerational کی شکل میں نکلا جو مقامی انڈین باشندوں کا مقدر بن گیا ہے۔

ان اسکولوں میں لائے گئے اکثر بچے منشیات کے عادی بن گئے یا خودکشی کرنے پر مجبور ہوئے اور اپنے منصوبے کے اس قدر بھیانک نتائج نے بالآخر خود سفید فام امریکی حکمرانوں کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔ چناں چہ 1970ء کے بعد قوانین میں تبدیلی کرتے ہوئے مقامی انڈین والدین کو بھی یہ حق دینا پڑا کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی مرضی کی تعلیم دلوا سکتے ہیں۔

ساتھ ہی اسکولوں کے نصاب اور انتظامی ڈھانچوں میں تبدیلی لا کر زیادہ سے زیادہ معاملات کو مقامی قبائل کے حوالے کیا گیا، جس کے مثبت اثرات مرتب ہوئے اور پرانے نظام کے تحت قائم کیے گئے بیشتر اسکول بند ہو گئے اور نئے اسکولوں کا قیام ہوا، جن میں اکثر کو وفاقی حکومت سے مدد اور تعاون حاصل ہے اور اسکول میں داخل ہونے والے بچوں کو ان کی تہذیبی اقدار سے روشناس کیا جاتا ہے۔ ساتھ ساتھ جدید تعلیم کے مواقع بھی دیئے جاتے ہیں۔

طویل عرصے تک ظلم و بربریت اور نسل کشی کا شکار ریڈ انڈین افراد نے مزاحمت اور بحالی ثقافت کی جو بھی کوششیں کی ہیں وہ ان کے پرامن مزاج کی مظہر ہیں۔ اس سلسلے میں ایک نام چیف اسٹینڈنگ بیئر کا ہے، جو 1829ء میں موجودہ دور کی ریاست نیبراسکا (Nebraska) کے ایک سرسبز اور زرخیز علاقے میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق پونکا قبیلے سے تھا، جو کاشت کاری، مچھلی کے شکار اور سردیوں میں جنگلی بھینسے کے شکار سے گزر بسر کیا کرتا تھا۔ تاہم 1854 میں کنساس نیبراسکا ایکٹ کے تحت اس قبیلے سے آبائی علاقے چھین کر مختص کردہ Reservation تک محدود ہونے کے احکامات جاری ہو گئے، جہاں بنجر زمینوں پر کاشت کاری کی بے سود کوششوں کی وجہ سے یہ قبیلہ مستقل فاقہ کشی کا شکار ہو کر رہ گیا۔ حکومت کی طرف سے تمام عرصے میں کسی قسم کی مدد، تعاون، تعلیم یا خوراک نہیں بہم پہنچائی گئی۔

البتہ سالہا سال کی مصیبتیں جھیلنے کے بعد 1865ء میں حکومت نے ایک نئے معاہدے کے تحت پونکا افراد کو اپنی مقدس آبائی زمینوں پر لوٹنے کی اجازت دے دی مگر صرف تین سال بعد وفاقی حکومت نے ایک اور قبیلے سے جنگ بندی کا معاہدہ کر کے امن پسند پونکا افراد کی زمین اس قبیلے کو دے دی اور پونکا قبیلے کو ایک اور سنگلاخ علاقے کی طرف ہجرت کا حکم ملا جسے ان کی نئی Reservation یا اس زمانے کی اصطلاح میں TerritoryIndian قرار دیا گیا تھا۔

پونکا قبیلے کے لوگ چیف اسٹینڈنگ بیئر کی قیادت میں نئی منزل کی طرف روانہ ہوئے جو موجودہ دور کی ریاست اوکلاہاما میں واقع تھی۔ اس صعوبتوں بھرے سفر میں قبیلے کے بے شمار افراد لقمہ اجل بنے جن میں چیف کا بیٹا بھی شامل تھا۔ چیف نے اپنے مرتے ہوئے بیٹے سے وعدہ کیا تھا کہ اپنے عقائد کے مطابق اس کا جسد خاکی نیبراسکا میں آبائی زمین پر سپرد خاک کریں گے۔ چناں چہ وہ اپنے تیس پیروکاروں کے ساتھ واپس نیبراسکا کی طرف پلٹ گئے۔

تاہم جونہی حکومتی مشینری کو ان کی آمد کی خبر ہوئی احکامات کی خلاف ورزی کے ''جرم'' میں بریگیڈیئر بیئر جنرل جارج کروک کو انہیں گرفتار کرنے کا حکم ملا تا کہ فوری جلاوطن کر دیا جائے۔

کہا جاتا ہے کہ جارج کروک کو چیف کے حالات جان کر ان سے ہم دردی ہو گئی اور اس نے انہیں جلاوطن کرنے کے بجائے کچھ عرصے اپنے پاس بظاہر قید کی حالت میں رہنے دیا تا کہ چیف اور ان کے ساتھی کچھ آرام پا لیں اور ان کی صحت بھی بہتر ہو جائے۔ ساتھ ہی قانونی مدد حاصل کرنے میں بھی پونکا قبیلے کی مدد کی۔ کروک کی جان پہچان کے کچھ سفید فام وکلا مقامی انڈین افراد کے بنیادی انسانی حقوق کے حصول کے لیے سرگرم تھے۔ وہ مفت قانونی مدد فراہم کرنے اور چیف اسٹینڈنگ بیئر اور پونکا قبیلے کی جلاوطنی کے خلاف مقدمہ لڑنے پر تیار ہو گئے۔

وفاقی عدالت میں چیف کروک نے انہیں حبس بے جا میں رکھنے کے خلاف مقدمہ دائر کیا تو معلوم ہوا کہ 1879ء تک امریکی آئین میں مقامی انڈینز کو انسان شمار ہی نہیں کیا جاتا تھا، جن کو قید یا حبس بے جا میں رکھنے کی ممانعت کی جا سکتی۔ تاہم دوران مقدمہ وفاقی عدالت کے جج نے چیف کو بھی اپنا مدعا بیان کرنے کا موقع دیا۔

اس موقع پر چیف نے داہنا ہاتھ بلند کر کے جج کو دکھایا اور وہ مشہور جملے ادا کیے جو ''manaaml'' یعنی میں بھی انسان ہوں کے اختصار سے یاد کیے جاتے ہیں۔ اس موقع پر چیف نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے یہ بھی کہا تھا کہ مائی لارڈ میرے ہاتھ کی جلد کا رنگ آپ جیسا نہیں ہے مگر اگر اس کو کاٹا جائے تو خون نکلے گا اور درد بھی ہوگا، خون کا رنگ آپ کے خون جیسا ہوگا کیوں کہ خدا نے ہی مجھے بنایا ہے اور میں انسان ہوں۔''

اس کارروائی اور تقریر کے نتیجے میں بالآخر جج ایلمر ایس ڈنڈی نے 12 مئی 1879ء کو یہ تاریخی فیصلہ دیا کہ ''مقامی انڈین انسان ہیں۔ چناں چہ ان کو بے وجہ قید نہیں کیا جا سکتا۔ نہ ہی ان کی ملکیتی زمینوں سے بے دخل کیا جا سکتا ہے۔''

اس فیصلے کے نتیجے میں چیف اور ان کے ساتھیوں کی نہ صرف رہائی عمل میں آئی بلکہ انہیں واپس نیبراسکا میں اپنے آبائی علاقوں میں آباد ہونے کا حق مل گیا، جس کے تحت ان کے قبیلے کے دیگر افراد بھی واپس آ گئے۔ چیف اسٹینڈنگ بیئر کو مقامی افراد کے انسانی حقوق کے علم بردار کے طور پر بے حد پذیرائی ملی اور انہیں ملک کے مشرقی علاقوں میں بھی خطاب کے لیے بلایا جانے لگا، جہاں سے مقامی قبائل کو مکمل بے دخل کیا جا چکا تھا۔ 2023ء میں ان کی تصویر والا ڈاک ٹکٹ بھی جاری کر دیا گیا۔

ریڈ انڈین افراد کے حقوق اور بحالی کے لیے جدوجہد کرنے والوں میں لاکوٹا قبیلے کے لوتھر اسٹینڈنگ بیئر کا نام بھی قابل ذکر ہے، جو 1868 میں اپنے قبیلے کے تھوڑے بہت زندہ بچ جانے والے افراد سے روایتی قصے، کہانیاں سنتے پروان چڑھے اور امریکن انڈین بورڈنگ اسکول کے طفیل سفید فام تعلیم سے بھی مستفید ہوئے۔

انہوں نے ایک مصنف، فلسفی، معلم اور اداکار کے طور پر خدمات انجام دیں اور انگریزی زبان میں اپنے لوگوں کی ثقافت اور تاریخ کو مرتب کیا۔ انہوں نے مقامی بچوں کے لیے قائم کردہ اسکولوں کے منفی اثرات Reservations میں زندگی کی مشکلات اور اپنے تمدن سے انڈینز کی محبت پر بھرپور انداز میں روشنی ڈالی۔ ان کی تحریروں نے سفید فام آبادکاروں کو مقامی قبائل کے نقطہ ؟ نظر سے روشناس کروایا اور رائے عامہ کو ان کے حق میں استوار کیا جس کے نتیجے میں انڈینز سے متعلق قوانین میں بتدریج تبدیلیاں بھی آئیں۔

ورنہ اس سے قبل مقامی قبائل کا اس حد تک استحصال کیا جاتا رہا تھا کہ ان کے مویشیوں تک کو بے رحمی سے ختم کر دیا جاتا تھا کہ سرکش قبائل فاقہ کشی پر مجبور ہو کر اپنے لیے مختص کردہ علاقوں تک محدود ہو جائیں اور صرف کاشت کاری پر گزر بسر کریں۔ حتیٰ کہ مویشیوں کو چرانے کے لیے بھی کسی اور علاقے کی طرف نہ جائیں۔

ان پابندیوں، صعوبتوں اور زبردستی کی ہجرتوں نے براعظم امریکا کے قدیم مقامی باشندوں کے تحت الشعور تک پر انتہائی منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ گزرتے زمانے میں اب ان کے لیے آئینی طور پر حالات کو بہتر ضرور کر دیا ہے لیکن گزرے وقت کے ستم ان کی یادداشتوں سے محو نہیں ہوئے ہیں۔

اپنے زخموں پر مرہم رکھنے کے لیے انہوں نے 1980ء میں Wellness یعنی بہتری اور بحالی کی تحریک چلائی ہے جس کا بنیادی مقصد ہے خود پر گزرے ظلم پر بات کی جائے، اس کے اثرات کو سمجھا جائے، ان اثرات سے نکلنے کے لیے مثبت سوچ کو پروان چڑھایا جائے اور ایک دوسرے کو سہارا دیا جائے۔ ساتھ ہی تاریخی تلخیوں کو بھلا کر آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے۔ ان مثبت کوششوں کی بدولت آج بہت سے انڈین افراد امریکی قومیت کے مرکزی دھارے میں نظر آنے لگے ہیں اور سیاست، ثقافت اور فلم اور تھیٹر کے ساتھ ساتھ طب، سائنس اور تدریس کے شعبوں میں اپنا سرگرم کردار ادا کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔

تاہم یہ بھی سچ ہے کہ آج بھی ملکی وسائل اور معیشت میں انہیں وہ حصہ نہیں مل رہا جو ایک اوسط امریکی کو حاصل ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکا اور کینیڈا میں رہنے والے قدیم مقامی انڈین ماضی میں جس جبر اور قتل و غارت کا نشانہ بنے ہیں، آج اسی درجے کی مساعی کے بھی حق دار ہیں مگر عملی طور پر ایسی کوششیں انتہائی ناکافی نظر آتی ہیں۔

وطن سرینگر

موجودہ حالات میں آخرت پر ایمان

موجودہ دور میں مسلمان جس طرف سے سب سے زیادہ غافل ہوئے ہیں وہ "آخرت" ہے جب کہ اسلام کے بُنیادی عقائد میں تیسری چیز آخرت ہے۔آخرت کا مطلب ہے کہ ایک دِن یہ دُنیا فنا ہو جائے گی ،نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا۔اس کے بعد جب اللہ چاہئے گا تمام انسانوں کو دوبارہ پیدا کرے گا۔تمام انسانوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا،ان کا حساب و کتاب ہوگا،جن لوگوں کی نیکیاں زیادہ ہوں گی انھیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔جن لوگوں کے گناہ زیادہ ہوں گے ان کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔آخرت پر ایمان لانا بھی توحید و رسالت کی طرف ضروری ہے۔جو شخص آخرت پر یقین نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔آخرت کا عقیدہ انسان کے اندر ڈسپلن پیدا کرتا ہے۔انھیں بُرے کام کرنے سے روکتا ہے اور اچھے کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔قرآن مجید میں آخرت پر ایمان لانے کی تعلیم مختلف انداز سے دی گئی ہے،آخرت کو ہی "یوم الدین" اور "یوم الحساب" کہا گیا ہے۔قرآن مجید میں قیامت اور آخرت کے مختلف مناظر بیان کئے گئے ہیں۔قرآن مجید کا کوئی صفحہ آخرت کے ذکر سے خالی نہیں ہے۔

مرنے کے بعد انسان ایک ایسی دُنیا میں چلا جاتا ہے جہاں سے اس کی واپسی ممکن نہیں ہے۔کسی کی قبر بنے یا نہ بنے ،کوئی جلایا جائے یا کوئی پانی کے حوالے کر دیا جائے ۔اللہ کی طاقت اس کے جسم کے ریزوں کو اکھٹا کرنے پر قدرت رکھتی ہے۔آکرت میں تمام لوگوں کو اعمال نامے خود انکے ہاتھوں میں پہنچا دیے جائیں گے،نیک لوگوں کے اعمال نامے دائیں ہاتھوں میں عطا ہوں گے اور بُرے لوگوں کے اعمال نامے ان کے بائیں ہاتھ میں دیے جائے گے۔حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں؛اعمال نامے سب عرش کے نیچے محفوظ ہیں،جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک خاص ہوا چلائے گا جو اعمال ناموں کو اُڑا کر (حسب اعمال) انھیں لوگوں کے دائیں یا بائیں ہاتھ میں پہنچا دے گی۔

میدان محشر میں کوئی ظالم بچ کر نہ جا سکے گا بلکہ اسے ظلم کا بدلہ دینا ہی پڑے گا اور وہاں روپیہ پیسہ سے ادائیگی نہ ہوگی بلکہ ظلم اور حق تلفی کے بدلہ میں نیکیاں دی جائیں گی اور جب نیکیاں باقی ہی نہیں رہیں گی تو مظلوم کی بُرائیاں ظالم پر لاد دی جائیں گی۔آخرت کے صحیح تصویر پر یقین رکھئے ۔احساس آخرت کے ساتھ زندگی گزاریئے ،دُنیا میں اگر کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی کی ہو تو اسے دُنیا میں معاف کرا لیجئے۔ ہر وقت اللہ سے توبہ و استغفار کیجئے۔لوگوں سے اپنا معاملہ صاف رکھیے۔اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں اگر کوتاہی ہوئی تو اللہ سے توبہ کیجئے۔آخرت کے انتظار میں توبہ کو نہ ٹالیے۔آپ کی آخرت تو آپ کے موت کے ساتھ ہی آجائے گی۔جب تک سانس چل رہی ہے آخرت کی تیاری کیجئے ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں دوزخ سے نجات عطا فرمائے اور جنت میں مقام عنایت فرمائے۔آمین۔۔۔

ویپنگ: ای سگریٹ کی پچاس سال پرانی ٹیکنالوجی اچانک مقبول ہو کر تشویش کا باعث کیوں؟

بی بی سی

گذشتہ ایک دہائی کے دوران ویپنگ (الیکٹرانک یا ای سگریٹ کا استعمال) کی عالمی مارکیٹ میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ایک اندازے کے مطابق اس کی سالانہ مالیت **24** بلین ڈالر سے زیادہ ہے، جو **2016** میں صرف **3** ملین ڈالر سے ذرا اوپر تھی۔ برطانیہ میں اب تقریباً **4.5** ملین باقاعدہ ویپر ہیں، جن کے لیے تقریباً **3000** ویپ سٹور اور آن لائن فروخت کرنے والے موجود ہیں۔ ویپ اب سپر مارکیٹ سے لے کر محلے کی دکان تک تقریباً ہر جگہ دستیاب ہیں۔

الیکٹرانک یا ای سگریٹ کی ابتدا

اگرچہ الیکٹرانک سگریٹ کی طلب میں ہوش رُبا اضافہ حال ہی میں ہوا ہے، لیکن ان کا استعمال **100** سال پہلے ہو چکا تھا۔ نیویارک کے جوزف رابنسن نے **1927** میں ایک آلے کے پیٹنٹ یا جملہ حقوق محفوظ بنانے کی درخواست دی، جسے انھوں نے 'مکینیکل بیوٹین اگنیشن ویپورائزر' کا نام دیا تھا۔ اس کا مقصد ایک ایسا طبی آلہ تیار کرنا تھا جس کی مدد سے لوگ دوا کو سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل کر سکیں۔ اگرچہ اسے پہلا الیکٹرک ویپورائزر تصور کیا جاتا ہے مگر بات خاکے سے زیادہ آگے نہیں بڑھ سکی۔ ای سگریٹ کے ارتقا کا اگلا مرحلہ **1963** میں آیا جب ایک اور امریکی، ہربرٹ اے گلبرٹ، نے دھویں اور تمباکو سے پاک سگریٹ متعارف کروایا۔ اس میں جدید آلے کی طرح ذائقہ دار بخارات کو گرم کرنے کے لیے بیٹری استعمال کی گئی تھی۔ مگر اسے پذیرائی نہیں ملی۔ کیونکہ لوگ ابھی تمباکو نوشی کے خطرات سے آگاہ نہیں تھے اور اس لیے انھیں اس کے متبادل کی تلاش نہیں تھی۔ پھر **1970** کی دہائی کے آخر میں ،فل رے اور نارمن جیکبسن نے بات مزید آگے بڑھائی اور نیکوٹین میں بھیگا ہوا ایک فلٹر تیار کیا جسے چوسنے پر ہر بار سانس کے ساتھ بخارات اندر جاتے تھے۔ ان ہی دونوں نے 'ویپ' کی اصطلاح کو فروغ دیا۔

اس تحریر میں ایسا مواد ہے جو **Google** اور **YouTube** کی جانب سے دیا گیا ہے۔ کسی بھی چیز کے لوڈ ہونے سے قبل ہم آپ سے اجازت چاہتے ہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ وہ کوئی مخصوص کوکیز یا ٹیکنالوجیز کا استعمال کر رہے ہوں۔ آپ اسے تسلیم کرنے سے پہلے **Google** **YouTube** کی پالیسی اور پرائیویسی پالیسی پڑھنا چاہیں گے۔ اس مواد کو دیکھنے کے لیے 'تسلیم کریں، جاری رکھیں' پر کلک کریں۔
ڈیو کیپشن و تنبیہ: بی بی سی دیگر ویب سائٹس کے مواد کی ذمہ دار نہیں ہے۔ **YouTube** کے مواد میں اشتہارات ہوسکتے ہیں۔

پہلا کمرشل ای سگریٹ

پہلا کمرشل ای سگریٹ ایک ایسے شخص نے ایجاد کیا جو تمباکو نوشی چھوڑنا چاہتا تھا۔ ای سگریٹ ٹکنالوجی میں بڑا قدم بہت بعد میں آیا۔ چینی فارماسسٹ ہون لیک نے **2001** میں ای سگریٹ کا خیال پیش کیا۔ پھیپھڑوں کے کینسر سے اپنے والد کی موت کے بعد یہ ان کے لیے اپنی تمباکو نوشی کی لت سے چھٹکارا پانے کا ایک طریقہ تھا۔ ہون کہتے ہیں کہ 'میں نے ای سگریٹ ایجاد کرنے کے لیے بڑی محنت کی ہے۔'میں نے کاروباری نظر سے اس کے مستقبل کا جائزہ لیا اور میں جانتا تھا کہ یہ بہت سے لوگوں کی عادت کو تبدیل کرے گا اور بہت سے لوگوں کو فائدہ بھی ہوسکتا ہے۔'

اگرچہ جدید ویپس نے اس کے بعد سے ایک لمبا سفر طے کیا ہے، لیکن نیکوٹین کے مائع کو بخارات میں تبدیل کر کے تمباکو نوشی کا متبادل بنانے کا بنیادی اصول ہون کا ہی ہے۔

انگلینڈ میں ویپنگ کا فروغ

انگلینڈ میں صحتِ عامہ کا محکمہ سرگرمی کے ساتھ ویپنگ کو تمباکو نوشی کے متبادل کے طور پر فروغ دینے میں مصروف ہے۔ انڈیا، ارجنٹینا اور ہانگ کانگ سمیت بعض ممالک میں ای سگریٹ پر پابندی عائد ہے کیونکہ حکام اسے نوجوانوں کے اندر تمباکو نوشی کی ممکنہ وبا کا سبب قرار دیتے ہیں۔ لیکن برطانیہ میں صورتحال بالکل مختلف ہے۔ صحت کے حکام تمباکو نوشی کی شرح کو کم کرنے کی کوشش میں ویپ کی صنعت کو ترقی دے رہے ہیں۔

پبلک ہیلتھ انگلینڈ کی ایک معلوماتی ویڈیو میں بتایا گیا ہے کہ تمباکو نوشی ترک کرنے کے خواہش مند افراد کس طرح ای-سگریٹ کی مدد سے اپنے مقصد میں زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔ رفاہی ادارے ایکشن آن سموکنگ اینڈ ہیلتھ کے مطابق برطانیہ میں ایک اندازے کے مطابق **4.3** ملین ویپر ہیں جن میں سے تقریباً **2.4** ملین سابق سموکر ہیں۔

نوجوانوں میں ویپنگ

برطانیہ میں ویپنگ کرنے والے **11** سے **15** سال کے بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یو کے ویپنگ انڈسٹری ایسوی ایشن کے ڈائریکٹر جنرل جان ڈن کا کہنا ہے کہ 'یہ مصنوعات ان لوگوں کے لیے ڈیزائن نہیں کی گئی ہیں جو فی الحال تمباکو نوشی نہیں کرتے۔' سرکاری پالیسی کے مطابق اسے لوگوں کو تمباکو نوشی چھوڑنے میں مدد کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ تاہم بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ اس رنگین، جیبی سائز کی ٹیکنالوجی کو، جس میں کئی طرح کے ذائقے بھی دستیاب ہیں، نوجوانوں کو براہ راست نشانہ بنانے کے لیے بنایا گیا ہے۔ پھر یہ بچوں کے لیے زیادہ سستی اور قابل رسائی بھی ہے۔ ویپنگ انڈسٹری یہ کہہ سکتی ہے کہ اس کا مقصد لوگوں کو تمباکو نوشی چھوڑنے میں مدد دینا ہے۔ لیکن نیکوٹین گم یا پیچ (پٹی) کو کبھی بھی ای سگریٹ کی طرح عالمی سطح پر مشتہر نہیں کیا گیا ہے۔

لت اپنی جگہ

ای سگریٹ تمباکو نوشی کے مقابلے میں صحت کے لیے کم نقصان دہ ہوسکتی ہے مگر اس کی لت پڑنے کا خدشہ زیادہ ہے۔ بہت سارے سابق تمباکو نوش حلفیہ کہتے ہیں کہ ویپنگ نے انھیں سگریٹ چھوڑنے میں مدد دی ہے، اور یہ ایک اچھی چیز ہو ہے۔ جان ڈن کا کہنا ہے کہ 'ہم جانتے ہیں کہ ان مصنوعات کا موازنہ اگر تمباکو نوشی سے کیا جائے تو یہ کہیں زیادہ محفوظ ہیں۔ اور درحقیقت پبلک ہیلتھ انگلینڈ نے اس کا ثبوت دیکھنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ مصنوعات کم سے کم **95** فیصد کم نقصان دہ ہیں۔' البتہ کوئی بھی صحت پر ویپنگ کے طویل مدتی اثرات کو نہیں جانتا۔ اور ویپ شاپ کے مالک شان کو تشویش ہے کہ بہت سے لوگ اب بھی نہیں جانتے کہ نیکوٹین میں عادت پیدا کرنے کی صلاحیت کتنی زیادہ ہے۔

ان کے پاس کئی ایسے لوگ ویپ خریدنے کے لیے آتے ہیں جو **20** کے ابتدائی پیٹے میں ہیں اور جنھوں نے پہلے کبھی تمباکو نوشی نہیں کی۔ (اے ایس ایچ کے مطابق **350,000** ویپر نے کبھی سگریٹ نہیں پی ہے۔)

شان کہتے ہیں، 'ہم واقعی ان کی ویپ خریدنے کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ ہم انھیں روکنے کی کوشش کرتے ہیں، انھیں بتاتے ہیں کہ یہ سب سے زیادہ لت لگانے والا معلوم مادّہ ہے۔' ایسے میں ایک ہی بات یقینی ہے۔ مقبولیت اور فروخت میں اضافے کی وجہ سے ویپنگ کا سلسلہ جاری رہے گا۔

لاٹری کے جیک پالس پر اربوں ڈالر کے انعامات کیسے نکلتے ہیں؟

بی بی سی

امریکہ کی معروف 'میگا ملینز' لاٹری کی انعامی رقم اب **1.35** ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ منگل کی رات ہونے والے ڈرا میں کوئی بھی کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔ **1.35** ارب ڈالر کی انعامی رقم کے ساتھ یہ امریکہ کی تاریخ کی دوسری بڑی انعامی رقم والی لاٹری بن گئی ہے۔ یاد رہے کہ چند ماہ پہلے مشہور 'پاور بال' جیک پاٹ میں **2.04** ارب ڈالر کی انعامی رقم جیتی گئی تھی۔ پاور بال جیک پاٹ امریکی تاریخ کی سب سے بڑی لاٹری ہے۔

بلاشبہ بہت سے دوسرے ممالک میں بھی لاٹریاں ہیں لیکن امریکہ میں حالیہ دنوں میں تسلسل کے ساتھ لاٹری میں ریکارڈ توڑ انعامی رقوم ملنے کا سلسلہ جاری ہے۔ مگر امریکہ میں لاٹری میں جیتے جانے والے انعامات اتنے بڑے کیوں ہیں؟ کتاب 'فار اے ڈالر اینڈ اے ڈریم: سٹیٹ لاٹریز ان ماڈرن امریکا' کے مصنف جوناتھن کوہن نے بی بی سی کے ساتھ بات کرتے ہوئے اس معاملے کی وضاحت کی ہے۔

امریکہ میں لاٹری کی مختصر تاریخ

شروع شروع میں امریکی ریاستوں میں انفرادی سطح پر لاٹری کھیلی جاتی تھی۔ مسٹر کوہن نے بتایا کہ چھوٹی آبادی والی ریاستوں کی مایوسی (کیونکہ کم افراد ہونے کی وجہ سے انعامی رقم بھی کم ہوتی) کے نتیجے میں ملٹی سٹیٹ لاٹری ایسوسی ایشنز بنیں۔ مثال کے طور پر الینوا کی آبادی آیووا سے بہت زیادہ ہے اور اس وجہ سے لاٹری کھیلنے والے زیادہ ہیں۔ اگر کسی کو لاٹری نہیں ملتی تو جیک پاٹ چلتا رہتا ہے اور جمع ہوتا رہتا ہے۔ آیووا میں کم لوگ ہیں اس لیے وہ کم ٹکٹ خریدیں گے اور چونکہ وہ آسانی سے سرحد عبور کر کے الینوا جا سکتے ہیں اس لیے وہ بڑے جیک پاٹ کے لیے وہاں کے ٹکٹ خرید لیتے ہیں۔

نتیجتاً ریاستوں نے سنہ **1980** کی دہائی میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر لاٹری کھیلنا شروع کر دیا اور اس طرح نیشنل لاٹری سامنے آئی۔ پاور بال اور میگا ملینز اب امریکہ کی **45** ریاستوں میں کھیلی جاتی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب جیک پالس اتنے بڑے کیوں ہوتے ہیں۔

جیت کے امکانات

امریکہ کا آبادی کے لحاظ سے ایک بڑا ملک ہونا ہی بڑے انعامات کا واحد سبب نہیں ہے۔ وقت کے ساتھ اس کھیل کے اصول بھی بدلتے رہے ہیں۔ مسٹر کوہن کا کہنا ہے کہ 'لاٹری کمیشن اور ملٹی سٹیٹ گیمز جیت کے امکانات کو کم کر رہے ہیں، تاکہ انعامات کے بڑھنے اور بڑے ہونے کے امکانات کو بڑھایا جا سکے۔' لیکن اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ لاٹری کے کھلاڑی ضروری نہیں کہ جیتنے کے بہتر امکانات کی پرواہ کرتے ہوں۔ مسٹر کوہن نے کہا: 'لوگ چار ملین میں سے ایک، **40** ملین میں سے ایک یا **400** ملین میں سے ایک کے جیتنے کے امکانات کے درمیان فرق کے بارے میں تو نہیں بتا سکتے، لیکن وہ چار ملین ڈالر، **40** ملین ڈالر اور **400** ملین ڈالر کے جیک پاٹ کے درمیان فرق ضرور بتا سکتے ہیں۔' انھوں نے مزید کہا کہ ارب پتیوں کے پھیلاؤ نے دولت کے معیار کو بدل دیا ہے۔

مسٹر کوہن نے کہا کہ 'لاٹری واقعی ایک ایسا واحد طریقہ بن گیا ہے جس سے لوگ اپنے لیے ایک ارب ڈالر حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی لیے یہ اب کسی ثقافتی بخار کی طرح لوگوں کو ترغیب دیتا ہے، حالانکہ کہ اس کے جیتنے کے امکانات پہلے کے مقابلے میں کم سے کم تر ہوتے جا رہے ہیں۔' میگا ملینز کی ترجمان ڈینیئل فریزی باب کے مطابق لاٹری جیتنے کا 'موجودہ گیم میٹرکس' سنہ **2017** سے نافذ العمل ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ حالیہ جیک پاٹ کے سلسلے کو چھٹیوں کے دوران صارفین کی دلچسپی' سے بھی مدد ملی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ 'سود کی شرح، جو اس جیک پاٹ کو متاثر کرتی ہے اسے برقرار رکھتی ہے، اس نے محض معمولی کردار ادا کیا ہے۔'

ثقافتی جنون

لاٹری کے ساتھ امریکہ کی محبت کسی حد تک میڈیا کے ذریعے پیدا کیے جانے والے جنون کی مرہونِ منت ہے جو کہ ہر دن بڑے ہوتے ہوئے جیک پاٹ کے ساتھ بڑھتا ہے۔ مسٹر کوہن نے کہا کہ ثقافتی شرکت کا بھی ایک عنصر ہے 'جہاں لوگوں کو لگتا ہے کہ وہ ٹکٹ نہ خرید کر کسی چیز سے محروم ہو رہے ہیں۔' ان کی کتاب میں جن لوگوں سے انٹرویوز کیے گئے ہیں ان میں سے بہت سے لوگوں نے لاٹری کھیلنے کے بارے میں اس وقت تک سوچا بھی نہیں تھا جب تک کہ انھوں نے خبروں میں بڑے جیک پاٹ کو نہیں دیکھا۔ اگر کوئی فاتح سامنے نہیں آتا ہے، تو رقم اگلی قرعہ اندازی میں شامل کر دی جاتی ہے اور اس طرح جیک پاٹ کی رقم میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میڈیا کی اور بھی زیادہ توجہ اس پر ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں ممکنہ طور پر لاٹری کے زیادہ کھلاڑی بھی ہو سکتے ہیں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

باقیات

101

پرنہیں چل رہی ہے۔اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے اسمبلی ممبر مبارک گل سے کہا کہ آپ بغیر اجازت کشمیری زبان میں کیوں بول رہے ہیں؟ایوان میں کوئی مترجم دستیاب نہیں ہے،اس لیے تقریر ریکارڈ پرنہیں چل رہی ہے۔اس کے بعد مبارک گل نے اردو میں اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کشمیری، ڈوگری اور دیگر علاقائی زبانوں کو اسکول کی سطح پر نظر انداز کیا گیا، ان زبانوں کو یونیورسٹی کی سطح تک طلباء کو پڑھانے کے دعووں کے درمیان۔تازہ ترین رپورٹ کے مطابق یہ بات سامنے آئی ہے کہ سکولوں میں کشمیری زبان، ڈوگری اور دیگر علاقائی زبانیں نہیں پڑھائی جاتی ہیں۔مبارک گل نے کہا کہ حکومت کو اس معاملے پرغور کرنا چاہیے۔

102

ضروریات کو پورا کرنے کے لیے زیادہ لچک فراہم کرنا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم اس میں کچھ تبدیلیاں لا سکتے ہیں۔ہم ایوان کو ان تبدیلیوں کے بارے میں آگاہ کرنا چاہتے ہیں جن کی حکومت نے منظوری دی ہے۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے تفصیلات دیتے ہوئے بتایا کہ پاور، پی ایچ ای اور صحت کے شعبوں میں اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔انہوں نے بتایا کہ پاور ڈیولپمنٹ انفراسٹرکچر کے زمرے کے تحت حد کو واپس لے لیا گیا ہے۔ممبر اسمبلی اب بغیر کسی بالائی حد کے اس سیکٹر میں کاموں کی سفارش کر سکتے ہیں، جو پہلے 30 لاکھ روپے تھی۔ اسی طرح سولر لائٹس کی تنصیب کے لیے 10 لاکھ کی چھت ہٹا دی گئی ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سیکٹر کے تحت اسمبلی ممبر اب موبائل واٹر ٹینکرز اور انفرادی گھریلو رابطہ پروجیکٹوں کی خریداری کی سفارش کر سکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ تعلیمی شعبے میں اسکول وین اور بسوں، تین اور چار پہیہ گاڑیوں کی خریداری کو جائز قرار دیا گیا ہے۔عمر عبداللہ نے کہا کہ صحت کے شعبے میں اب نظر ثانی شدہ رہنما خطوط کے تحت وہیل چیئرز، ٹرائی سائیکلوں اور دستی اور موٹرائزڈ الیکٹرک سکوٹرز کی خریداری کی اجازت ہوگی۔آفات سے نجات کے لیے خصوصی انتظامات: تباہ کن سیلاب کا ذکر کرتے ہوئے جس نے حال ہی میں خطے کے کچھ حصوں کو متاثر کیا، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ اسمبلی ممبر کیلئے ایک بار کی رعایت روپے تک کے استعمال کے لیے۔ آفت سے متاثرہ خاندانوں کی بحالی کے لیے ان کے حلقہ بندی ترقیاتی فنڈ (CDF) مختص سے 50 لاکھ روپے۔ نرمی کا اطلاق موجودہ مالی سال اور 2026-27 پر ہوگا۔انہوں نے کہا کہ مزید برآں، غیر متاثرہ علاقوں کے ایم ایل اے 10 لاکھ روپے تک کے کاموں کی سفارش کر سکیں گے۔ آفت زدہ حلقوں اور متاثرہ علاقوں میں استعمال کے لیے مخصوص ہدایات کیساتھ چیف منسٹر ریلیف فنڈ میں حصہ ڈالیں،۔اخراجات کی پابندی کا خاتمہ اور نئی کیٹیگریز کا تعارف: وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایم ایل اے کو مالی سال کے اندر اپنے CDF مختص کا 80 فیصد خرچ کرنے کی شرط کو ختم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس پروویژن کو ہٹا دیا ہے۔وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے نوٹ کیا کہ جبکہ CDF فریم ورک ممبر آف پارلیمنٹ لوکل ایریا ڈیولپمنٹ اسکیم (MPLADS) سے حاصل ہوتا رہے گا، کچھ بہتری متعارف کرائی گئی ہیں۔قدرتی آفات جیسے زلزلے، سیلاب اور خشک سالی سے متاثر ہونے والے لوگوں کے لیے عارضی شیڈز کی اب سی ڈی ایف کے تحت اجازت ہوگی۔گرانٹس اولڈ ایج ہومز، شیلٹرز اور یتیم خانوں کے لیے بستر، برتن، کتابیں اور یونیفارم خریدنے کے لئے 3 لاکھ روپے کی اجازت ہوگی۔یوتھ کلب اور کھیلوں کی تنظیمیں اب سرکاری چینلز کے ذریعے کھیلوں کا سامان خریدنے کے لیے اسی طرح کی گرانٹ حاصل کر سکتی ہیں۔پسماندہ گروہوں کے لئے ہاؤسنگ سپورٹ: وزیر اعلیٰ نے یہ بھی اعلان کیا کہ CDF سے 20 لاکھ روپے معاشی طور پر کمزور طبقوں بشمول ڈرائیوروں اور غربت کی لکیر سے نیچے (BPL) خاندانوں کو ان کے ہاؤسنگ یونٹس کو اپ گریڈ کرنے میں مدد کرنے کے لیے دیے جا سکتے ہیں۔ فنڈز پردھان منتری آواس یوجنا (PMAY) کے ماڈل کی پیروی کریں گے اور ان کی تصدیق اور جانچ پڑتال کی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ ان اصلاحات کا مقصد سی ڈی ایف کو لوگوں کی ضروریات کے لئے زیادہ ذمہ دار بنانا اور ارکان اسمبلی کو ٹارگٹ سپورٹ فراہم کرنے کے لیے بااختیار بنانا ہے جہاں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ توقع ہے کہ نظر ثانی شدہ CDF رہنما خطوط حکومت کی طرف سے باضابطہ اطلاع کے فوراً بعد نافذ العمل ہوں گے۔

103

پر اتفاق کیا گیا۔ سی این آئی کے مطابق بھارت اور چین کی فوجوں نے مشرقی لداخ میں حقیقی کنٹرول لائن کے ساتھ امن وسلامتی کو برقرار رکھنے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اعلیٰ سطحی فوجی مذاکرات کا ایک تازہ دور منعقد کیا۔ چینی وزارت دفاع نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا کہ کور کمانڈر سطح کی بات چیت کا 23 واں دور 25 اکتوبر کو سرحد کے ہندوستانی حصے میں مولڈو-چشول بارڈر میٹنگ پوائنٹ پر ہوا۔بیان میں انہوں نے کہا "دونوں فریقین چین ہندوستان سرحد کے مغربی حصے کے انتظام پر فعال اور گہرائی سے بات چیت میں مصروف ہیں"۔اس ملاقات کے بارے میں بھارتی حکام کی جانب سے کوئی باضابطہ بیان سامنے نہیں آیا ہے۔چینی وزارت دفاع نے کہا کہ دونوں فریقوں نے وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کے فیصلے کے مطابق مواصلات اور بات چیت کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔اس میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے دونوں ممالک کے رہنماؤں کے درمیان طے پانے والے اہم اتفاق رائے کی رہنمائی کے تحت فوجی اور سفارتی چینلز کے ذریعے مواصلات اور بات چیت جاری رکھنے اور چین بھارت سرحدی علاقوں میں مشترکہ طور پر امن وسکون کی حفاظت پر اتفاق کیا۔

104

مارے گئے عسکریت پسندوں کی تعداد قابل قدر تھی کیونکہ ہم غصے سے تڑپ رہے تھے۔ انہوں نے کہا "ہماری پڑوسی ریاست، پاکستان نے اپنے طریقے نہیں سدھرے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ کس طرح ہماری سرجیکل اسٹرائیکس کے بعد بھی، انہوں نے اپنا سبق نہیں سیکھا۔ پاکستان کے دہشت گردوں نے معصوم ہندوستانی شہریوں کو نشانہ بنایا۔ وہ سیاح جو کشمیر کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کے لیے گئے تھے۔ انہیں ان کے مذہب کے بارے میں پوچھے جانے کے بعد مار دیا گیا۔انہوں نے کہا "انہیں اپنے مذہب کی تصدیق کے لیے اپنے زیر جامے اتارنے پر مجبور کیا گیا۔ یہ کیا انسانیت کا "تماشا ہے! ہم غصے سے بھڑک رہے تھے... ہم سب کے اندر آگ جل رہی تھی۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ ہندوستان نے کس طرح تحمل کا مظاہرہ کیا۔" سنگھ نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان تقسیم کی سیاست میں یقین نہیں رکھتا۔سنگھ نے کہا "ہم ذات پات یا مذہب کی بنیاد پر سیاست نہیں کرتے... ہماری سیاست انصاف اور انسانیت پر مبنی ہے"۔انہوں نے کہا کہ پہلگام حملے پر ہندوستان کا ردعمل فیصلہ کن اور اخلاقی تھا۔انہوں نے کہا "جب ہم نے آپریشن سندور شروع کیا، تو ہمارا مقصد واضح تھا، سرحد کے پار دہشت گرد کیمپوں کو نشانہ بنانا۔ انہوں نے ہمارے لوگوں کو ان کا مذہب پوچھ کر مار ڈالا، ہم نے صرف دہشت گردی کے ذمہ داروں کو نشانہ بنایا۔ سنگھ نے کہا کہ ہندوستان "واسودھائیو کٹمبکم" کے منتر پر یقین رکھتے ہوئے پوری دنیا کو ایک خاندان سمجھتا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمارے باباؤں نے کبھی نفرت نہیں سکھائی۔سنگھ نے کہا "جب وزیر اعظم نریندر مودی نے براہ راست خواتین کے بینک کھاتوں میں رقم منتقل کی، تو کیا انہوں نے پوچھا کہ وہ ہندو ہیں یا مسلمان؟ جب کسانوں کو امداد دی گئی تو کیا انہوں نے ان کا مذہب دیکھا؟ نہیں، ہر ہندوستانی کو فائدہ ہوا۔یہی اس قوم کی روح ہے۔" سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی طاقت صرف جوابی حملہ کرنے کی طاقت میں نہیں ہے بلکہ انسانیت، انصاف اور تحمل کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت میں ہے۔انہوں نے عالمی سطح پر ہندوستان کے وقار اور قد کو بحال کرنے کیلئے وزیر اعظم مودی کی ستائش کی۔انہوں نے کہا" آج، وزیر اعظم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ پوری دنیا کے سامنے ہندوستان کا سر اونچا رکھا جائے"۔

105

سطح پر قبول کیا جاتا ہے۔ممبر اسمبلی کولگام نے کہا کہ اگر جموں وکشمیر میں کافی جیلیں نہیں ہیں تو نا کافی کو دور کیا جانا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ ان قیدیوں کے اہل خانہ تکلیف میں ہیں۔ یہ مطالبہ ان لوگوں تک پہنچنا چاہیے جن کے پاس فیصلہ کرنے کا اختیار ہے۔ممبر اسمبلی ہندواڑہ سجاد لون نے بھی مطالبہ کیا کہ ایسے قیدیوں کو جموں وکشمیر کی جیلوں میں منتقل کیا جائے۔

106

ایک جگہ دستیاب ہے اور یہ ایک عارضی کیمپس کے طور پر کام کر سکتی ہے۔ایوان میں قرار داد منظور ہوتے ہی وزیر اعلیٰ نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ یونیورسٹی میں کلاسز اگلے سال اپریل سے شروع ہو جائیں گی۔انہوں نے کہا کہ اگرچہ ابھی جگہ کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے لیکن میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہے کہ وہ اس کے لئے مناسب جگہ کی نشاندہی کریں۔تاہم، فی الحال، ہمارے پاس اوم پورہ، بڈگام میں ایک جگہ دستیاب ہے، جو خالی پڑی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کا کہنا تھا کہ ہمارے پاس وہاں بھی یونیورسٹی کے ساتھ آنے کا ایک آپشن ہے۔ممبر اسمبلی سونہ واری، ہلال اکبر لون، تاہم، اس سلسلے میں ترمیم لاتے ہوئے، یونیورسٹی کو اپنے حلقے میں قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔نیشنل کانفرنس کے اراکین اسمبلی میر سیف اللہ اور سجاد شاہین نے رکن اسمبلی نظام الدین بٹ کی پیش کردہ قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یونیورسٹی کو سری نگر میں اس کی مرکزی رسائی اور خطے کے طلبہ کیلئے اہمیت کے لیے قائم کیا جائے۔

107

اور سن گلاسز پہنے ہوئے تھے، پائلٹ کے ساتھ تصویریں بھی بنوائیں۔صبح 11 بجکر 30 منٹ پر طیارے کے اڑان بھرنے سے کچھ دیر قبل صدر نے جیٹ کے اندر سے ہاتھ ہلایا۔ اس سے قبل صدر مملکت کو صبح ایئر فورس سٹیشن پہنچنے پر گارڈ آف آنر بھی دیا گیا۔خیال رہے کہ اس سے قبل اپریل 2023 میں، ہندوستانی مسلح افواج کے سپریم کمانڈر، مرمو نے آسام کے تیز پور ایئر فورس اسٹیشن پر سکھوئی لڑاکا طیارہ میں چھان بین کی۔سابق صدور اے پی جے عبدالکلام اور پرتیبھا پاٹل نے بالترتیب 8 جون 2006 اور 25 نومبر 2009 کو پونے کے قریب ایئر فورس اسٹیشن، لوہیگاؤں میں سکھوئی لڑاکا طیارے میں سواری کی تھی۔فرانسیسی فضائی کمپنی ڈسالٹ ایوی ایشن کے ذریعہ تیار کردہ، رافیل لڑاکا طیارے کو ستمبر 2020 میں ایئر فورس اسٹیشن، امبالا میں ہندوستانی فضائیہ میں باضابطہ طور پر شامل کیا گیا تھا۔رافیل جیٹ طیاروں کو آپریشن سندور میں استعمال کیا گیا تھا، جو 7 مئی کو پاکستان کے زیر کنٹرول علاقوں میں دہشت گردی کے کئی ڈھانچے کو تباہ کرنے کیلئے شروع کیا گیا تھا۔

108

محکمہ نے مزید کہا کہ تاہم، انتیودیا انا یوجنا (AAY) خاندانوں کو 12 ایل پی جی سلنڈروں کی فراہمی ایک پالیسی معاملہ ہے اور فی الحال حکومت کے ساتھ زیر غور ہے۔فنڈز مختص کرنے کے حوالے سے محکمہ خوراک، شہری فراہمی اور امور صارفین نے بتایا کہ اضافی راشن کی خریداری کیلئے کوئی علیحدہ فنڈز مختص نہیں کیے گئے ہیں۔حکومتی ہدایات کے مطابق روشنی میں اناج مفت تقسیم کیا جا رہا ہے، جبکہ خریداری، لوڈنگ، ان لوڈنگ اور دیگر اجزاء کے اخراجات محکمہ کے ریوالونگ فنڈ اکاؤنٹ سے پورے کیے جا رہے ہیں۔

109

جس دوران موٹر سائیکل سوار نے اس کو ٹکر ماری جس کے بعد مقامی لوگوں نے اسے اٹھا کر علاج کیلئے صدر اسپتال سرینگر منتقل کیا تاہم وہ اسپتال میں بدھ کی صبح زندگی کی جنگ ہار گیا۔ پولیس کے ایک سینئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ شہری کئی دنوں تک زیر علاج رہنے کے بعد بدھ کی صبح زندگی کی جنگ ہار گیا۔انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں پہلے ہی کیس درج کی جا چکی ہے اور تحقیقات جاری ہے۔ادھر بڈگام ضلع کا 55 سالہ شہری چاڈورہ کے ناگام علاقے میں نامعلوم گاڑی کی زد میں آکر ہلاک ہوگیا۔حکام نے بتایا کہ زخمی شخص شہری ناگام، چاڈورہ کے مقام پر سڑک عبور کرتے ہوئے ایک نامعلوم گاڑی نے ٹکر ماردی۔انہوں نے بتایا کہ اس شخص کو ابتدائی طور پر ایس ڈی ایچ ناگام لے جایا گیا اور بعد میں مزید علاج کیلئے ایس ایم ایچ ایس اسپتال سری نگر ریفر کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔شہری کی شناخت نذیر احمد بٹ ساکنہ چرار شریف، بڈگام کے بطور ہوئی ہے۔دریں اثنا، پولیس نے اس سلسلے میں تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

110

/آئی اے ایس ای، کالج کے فیکلٹی ممبران، محققین اور بڑی تعداد میں طلباء موجود تھے۔اپنی افتتاحی تقریر میں وزیر موصوفہ نے دنیا کی تشکیل نو کرنے والی تیز رفتار تکنیکی تبدیلیوں کے ساتھ تعلیمی نظام کو ہم آہنگ کرنے کی فوری ضرورت پر زور دیا۔انہوں نے اجاگر کیا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) صرف ایک مطالعاتی مضمون نہیں بلکہ سیکھنے والوں میں تخلیقی صلاحیتوں، تنقیدی سوچ، تعاون اور مسائل حل کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھانے کا ایک اہم آلہ ہے۔انہوں نے کہا" آج کی تعلیم کو ہمارے طلباء کو مستقبل کے روزگار کیلئے تیار کرنے کے ساتھ ساتھ موجودہ چیلنجز کا سامنا کرنے کیلئے بھی تیار کرنا چاہیے۔۔اے آئی اور 21 ویں صدی کی مہارتوں کو ضم کرنے سے ہماری نوجوان نسل کو ذمہ داری سے اختراع کرنے اور علم پر مبنی معیشت میں بامعنی کردار ادا کرنے کی طاقت ملے گی۔" انہوں نے ادارے کی جانب سے اس دور اندیش کانفرنس کے انعقاد کی کوششوں کی بھی تعریف کی۔ وزیر نے اس موقع پر " IASE Mentorbort" نامی اے آئی پر مبنی تعلیمی چیٹ بوٹ بھی جاری کیا، جو سیکھنے والوں اور اساتذہ کی مدد کیلئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔اس سے قبل محترمہ سکینہ ایتو نے سرینگر کے گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن کے نئے تعمیر شدہ سائنس لیبارٹری بلاک کا افتتاح کیا۔

از عدالت ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست از جانب سلطان محمد بڈو ولد مرحوم امیر الدین بڈو ساکنہ شاہ فیصل کالونی اپر صورہ سرینگر بغرض حصول ڈیتھ سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں کے نسبت رپورٹ پٹواری طلب کیا گیا جس سے عیاں ہے کہ امیر الدین بڈو ولد غلام قادر بڈو ساکنہ شاہ فیصل کالونی بڈو پورہ صورہ مورخہ 09/03/2009 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں سائل سلطان محمد بڈو ولد امیر الدین بڈو ساکنہ شاہ فیصل کالونی بڈو پورہ اپنے والد کی فوتیدگی سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار عیدگاہ

از نیابت کوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب ساحل احمد نجار ولد محمد اکبر نجار ساکنہ مہاراجپورہ کنکم ڈارہ تحصیل پٹن نسبت OBC سرٹیفکیٹ بحق خود وہمشیرہ خود شازیہ اکبر تحت ایس آر او 144/294

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق رپورٹ پٹواری حلقہ سائل مذکور موضع مہاراجپورہ کنکم ڈارہ تحصیل پٹن میں رہائش پذیر ہے۔علاوہ ازیں سائل مذکور "نجار" کاسٹ سے تعلق رکھتا ہے جسکے نسبت سائل مذکور اپنے اور اپنی ہمشیرہ خود شازیہ اکبر کے حق میں OBC سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ اور سائل مذکور ماہوار آمدنی حد مقررہ سے کم ہے۔ تفصیل کنبہ بذیل ہیں

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	سکونت
محمد اکبر نجار پسر غلام احمد نجار	۶۰	مزدوری ترکھان	مہاراجپورہ کنکم ڈارہ
مسماۃ زینت بیگم زوجہ محمد اکبر نجار	۵۵	گھریلو کام	
نصیر احمد نجار پسر ----	۳۰	مزدوری	
مسماۃ سیدہ بانو زوجہ نصیر احمد نجار	۲۸	گھریلو کام	
شازیہ اکبر دختر ----	۲۶	زیر تعلیم	
ساحل احمد نجار پسر ----	۱۸	----	

مندرجہ بالا تفصیل کنبہ ہیں اور کوئی بھی افراد کنبہ نہیں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کوم احمد پورہ

از نیابت کوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب مسماۃ نوال بیوہ اعجاز احمد راتھر ساکنہ موضع بدی بوگ سنگھ پورہ نسبت لیگل ہیرز سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائلہ ہے کہ اس کا شوہر مسمی اعجاز احمد راتھر ولد غلام حسن راتھر مورخہ 22/10/2020 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیرز سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کے لیگل ہیرز ذیل ہیں۔

نام مع ولدیت	عمر	پیشہ	رشتہ متوفی	ساکنہ
مسماۃ نوال بیوہ اعجاز احمد راتھر	۳۵	گھریلو کام	زوجہ	بدی بوگ
سمیہ اعجاز دختر ----	۲۶	ٹیلرنگ	دختر	
رخسانہ اعجاز دختر ----	۲۵	سوزنی کام	---	
سیرت اعجاز دختر ----	۲۰	زیر تعلیم	---	
تحسین اعجاز پسر ----	۲۰	---	پسر	
مدثر اعجاز پسر ----	۱۳	--	---	

ان کے علاوہ مطابق رپورٹ متوفی کا اور کوئی وارث جائز نہیں دکھایا گیا ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کوم احمد پورہ

از دفتر نائب تحصیلدار جڈی بل سرینگر
عنوان: درخواست منجانب رضوان رشید ولد مرحوم عبدالرشید مکایا ساکنہ خانقاہ سوختہ نوا کدل نسبت لیگل ہیرز سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل ہے کہ سائلہ ہے کہ اس کا والد متوفی عبدالرشید مکایا ساکنہ خانقاہ سوختہ نوا کدل مورخہ 03/04/2024 کو فوت ہوا ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیرز سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کنبہ بذیل ہے۔

نام مع ولدیت	عمر	پیشہ	رشتہ	ساکنہ
جاوید اختر	۵۴	گھریلو کام	زوجہ	
رضوان رشید	۳۰	بزنس مین	پسر	
مشار رشید	۲۷	زیر تعلیم	دختر	

ان کے علاوہ مطابق رپورٹ متوفی کا اور کوئی وارث جائز نہیں دکھایا گیا ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار جڈی بل

از نیابت کوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب سیدہ بیگم بیوہ سید صفدر رضوی ساکنہ موضع تاتفرے پورہ تحصیل پٹن نسبت لیگل ہیرز سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائلہ ہے کہ اس کا شوہر مسمی سید صفدر رضوی ولد سید رسول مورخہ 02/10/2025 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیرز سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کے لیگل ہیرز ذیل ہیں۔

نام مع ولدیت	عمر	پیشہ	رشتہ متوفی	ساکنہ
مسماۃ سیدہ بیگم بیوہ سید صفدر رضوی	۳۵	گھریلو کام	زوجہ	تاتفرے پورہ
سید عمران رضوی پسر ----	۹	زیر تعلیم	پسر	
سید ابرار رضوی پسر ----	۹	---	---	
حرمت زہرا دختر ----	۷	---	دختر	
سیدہ زہرا بیوہ سید رسول		عمر رسیدہ	والدہ	

ان کے علاوہ مطابق رپورٹ متوفی کا اور کوئی وارث جائز نہیں دکھایا گیا ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کوم احمد پورہ

از نیابت کوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب معراج الدین لون ولد مرحوم غلام احمد لون ساکنہ موضع شیر آباد کھور تحصیل پٹن نسبت لیگل ہیرز سرٹیفکیٹ بحق خود بمراد SRO-43

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل ہے کہ اس کا والد مسمی غلام احمد لون ولد عبدالغنی لون مورخہ 12/12/1992 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیرز سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کے لیگل ہیرز ذیل ہے۔

نام مع ولدیت	عمر	پیشہ	رشتہ متوفی	ساکنہ
مسماۃ حاجرہ بیگم بیوہ غلام احمد لون	۷۵	پنشنر	زوجہ	شیر آباد کھور
ارشادہ اختر دختر ----	۳۸	سرکاری ملازم	دختر	
معراج الدین لون پسر ----	۴۲	مزدوری	پسر	

ان کے علاوہ مطابق رپورٹ متوفی کا اور کوئی وارث جائز نہیں دکھایا گیا ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کوم احمد پورہ

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SAMEER UL HAMID

1.MST. JAMEELA W/O ABDUL AZIZ HAZARI
2.ATHAR AZIZ HAZARI
3.UZAIR AZIZ HAZARI
SONS OF ABDUL AZIZ HAZARI
ALL R/O.S OF SHELTANG HABBA KADAL SGR.
[CAVEATORS]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Caveat Petition.

The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR ZAINAKOTE SRINAGAR GOVERNMENT OF JAMMU& KASHMIR

SUBJECT . APPLICATION ON BEHALF OF SHRI/SMT GHULAM NABI WANI S/O ABDUL AZIZ WANI R/O FRIENDS COLONY B HMT SHALTANG SRINAGAR TEHSIL CENTRAL SRINAGAR FOR ISSUANCE OF RELATIONSHIP CERTIFICATE IN TERMS OF S.O 75 DATED 27 TH MARCH 2025

PUBLIC NOTICE

NOTICE IS HEREBY GIVEN FOR THE INFORMATION OF PUBLIC IN GENERAL THAT SHRI / SMT GHULAM NABI WANI W/O ABDUL AZIZ WANI R/O O FRIENDS COLONY B HMT SHALTANG SRINAGAR TEHSIL CENTRAL SRINAGAR WHO HAS APPLIED FOR RELATIONSHIP CERTIFICATE IS RELATED TO THE PERSONS MENTIONED BELOW AND THE NATURE OF RELATIONSHIP IS AS STATED

S.NO	NAME OF FAMILY MEMBER	RELATION WITH APPLICANT	AGE	MARITAL STATUS
1.	GH. MOHIUDIN WANI	BROTHER	76	MARRIED
2.	HAFIZULLAHWANI	BROTHER	54	MARRIED

ANY PERSON OR PERSONS HAVING ANY RIGHT TITLE OR INTEREST BY WAY OF SUCH CLAIM AGAINST THE SUBJECT MATTER SUBMIT THEIR CLAIM IN WRITING TO THE
UNDERSIGNED ALONG WITH THE DOCUMENTARY EVIDENCES IN SUPPORT OF HIS THEIR CLAIM THEREOF WITHIN A PERIOD OF SEVEN DAYS OF THE PUBLICATION
OF SAID NOTICE FAILLING WHICH THE CLAIMS IF ANY SHALL BE DEEMED TO HAVE WAIVED.

NAIB TEHSILDAR ZAINAKOTE

Office of the Naib Tehsildar Pattan
Sub.. issuance of registration order in respect of delayed birth..
Public Notice..
The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of Afia Jan D.o.B 25/03/2021 and Anamta Anayat D.o.B 29/08/2023 daughters of Anayat Ahmad Dar R/o Wailloo Kralpora tehsil Kunzer. In this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained.
SD
Naib Tehsildar Pattan

Office of the Naib Tehsildar Pattan
Sub.. issuance of registration order in respect of delayed birth..
Public Notice..
The registrar birth BDO Sherabad Khore has submitted a case file pertaining to birth of Sahil Showkat s/o Showkat Ahmad Wani R/o Hanjiwera Bala Tehsil Pattan with verified date of birth 12/04/2010 occurred at home in this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained.

SD
Naib Tehsildar Pattan

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER

Machinery Division Kashmir

Mechanical & Hospital Engineering Department, Kashmir

GIST of e-Tender

e-NIT No:	MDSK/TS /2025-26/54
Date	29.10.2025

For and on behalf of the Lt. Governor, J&K UT e-tenders are invited on item rate basis from registeredcontractors / /reputed/experienced firms for the below mentioned work:-

Name of the Work	Cost ofTender Doc.(In lakhs)	Estimated Cost (In Rs)	Bid security (EMD) in Rs	Position of AA	Position of TS	Position of Funds
Restoring functionality through repairs / maintenance of 8 No.Bore Wells (17,19,54,58,60,61,91 and 96 (under priority-II Culuster-2) of department of Agriculture in District Pulwama under implementation of National Mission of Saffron	107.73	2000 .00	2,16,000.00	Accorded by the Director of Agriculture Kashmir vide order no.374 of P&S of 2025 Dt:11.08.2025	Accorded by the Chief Engineer M&HED Kashmir vide No.MHED/K/TS/113 Dated:19.09.2025	Under NMS

The bidding document consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Bill of quantities (B.O.Q), Set of terms and conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the Govt.websitewww.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below:-

01	Publish date	29 .10.2025(14:50hrs)
02	Period of downloading of bidding document	29 .10.2025 (15:00hrs)
03	Bid submission start date	29 .10.2025 (18:55hrs)
04	Bid submission end date	14 .11.2025 (18:55hrs)
05	Date and time of opening of bids (online)	15 .11.2025 (14:00hrs)

DIPK NO:7603-25
DT:29/10/2025

Sd/
Executive Engineer,
Machinery Division, kashmir

رات کو نیند نہ آنے کی نادیدہ وجہ یہ تو نہیں

کیا آپ کو رات کو سوتے وقت اکثر کروٹیں بدلنا پڑتی ہیں؟ اگر ہاں تو ہوسکتا ہے کہ اس کی ایک خوفناک وجہ ہو یا یوں کہہ لیں ایک کروڑ وجوہات ہوسکتی ہیں۔ جی ہاں آپ کا بستر ایک کروڑ ڈسٹ مائیٹس کا گھر ہوسکتا ہے جو کہ سننے میں کچھ زیادہ اچھا نہیں لگے مگر اچھی خبر یہ ہے کہ ان سے نجات کافی آسان ہے۔

یہ ننھے کیڑے کیوں جگائے رکھتے ہیں؟

ہوسکتا ہے کہ آپ کو علم نہ ہو مگر آپ ڈسٹ مائیٹس سے الرجک ہوسکتے ہیں، اگر ایسا ہو تو اس بات کے قوی امکانات ہیں کہ رات کو اچھی نیند کا حصول کافی مشکل ہوجاتا ہے۔ ڈسٹ مائیٹ الرجی کی علامات میں اکثر بار بار چھینکیں آنا، کھانسی، دوران نیند خرخراہٹ، سانس گھٹنا، پلکوں کا ورم، ناک بند ہونا، سینے میں کھچاؤ، سانس لینے میں مشکل اور آنکھوں سے پانی بہنا قابل ذکر ہیں۔ اگر آپ کو ان میں سے کوئی علامت جانی پہچانی لگ رہی ہے تو ڈاکٹر سے رجوع کر کے تصدیق کریں کیا واقعی آپ کو الرجی ہے۔ اگر آپ کو الرجی نہیں بھی ہو تو بھی ڈسٹ مائیٹس کے نتیجے میں سانس لینے کے مسائل کا خطرہ اس وقت دوران نیند بڑھتا ہے جب آپ کو دمہ ہو۔

ان سے نجات کیسے ممکن ہے؟

اگر تو آپ کئی، کئی ماہ تک بستر کی چادر بدلنے کے عادی نہیں تو اب اس عادت کو بدل دیں، کیونکہ یہ چادر ہفتے میں ایک بار دھونی چاہئے۔

نیند کے دوران پسینہ، جسمانی تیل وغیرہ خارج ہوتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ چادر پر تھوک، پیشاب اور فضلے وغیرہ کے آثار مل جاتے ہیں، اور یہ سب ڈسٹ مائیٹس کی نشوونما بڑھانے کا باعث بنتے ہیں۔ ویسے بستر کی چادر کو ہر ہفتے دھونا ہی کافی نہیں، درست طریقے سے دھونا زیادہ ضروری ہے۔ یعنی بہت زیادہ گرم یا انتہائی ٹھنڈا ماحول ڈسٹ مائیٹس کو مار دیتا ہے، مگر چونکہ فریزر میں رکھنے سے پسینے اور جلد کے ذرات کو صاف نہیں کیا جاسکتا، تو گرم پانی سے ہی چادر کو دھونا چاہئے، تاہم ایسا کرنے سے پہلے چادر پر دیئے گئے لیبل پر ہدایات کو بھی ضرور دیکھیں۔ گزشتہ سال ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ دن بھر میں اوسطاً ہر انسان سے 500 ملین خلیات کا اخراج ہوتا ہے جبکہ دیگر اجزا بھی رات بھر بستر کی چادر پر جمع ہوتے رہتے ہیں جن میں سے ڈسٹ مائیٹس انسانی مردہ خلیات کو کھانا پسند کرتے ہیں۔ اگر چادر کو ہر ہفتے نہ دھویا جائے تو آپ خود کو سنگین وائرس اور انفیکشن کے خطرے کی زد میں لا رہے ہوتے ہیں۔ جن میں جلد یا زخم کا انفیکشن، پیشاب کی نالی کی سوزش، نمونیا اور دوران خون کا انفیکشن قابل ذکر ہے۔

MNN

اچھے اور میٹھے سیب کا انتخاب کیسے کریں

کہا جاتا ہے کہ ایک سیب روزانہ کھانے کی عادت ڈاکٹر کو دور رکھتی ہے جس کو طبی سائنس کافی حد تک درست بھی مانتی ہے۔ یہ وہ پھل ہے جو لگ بھگ سارا سال دستیاب ہوتا ہے بس قیمت کم زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ مگر اچھے سیب کو خریدنا اور انہیں زیادہ عرصے تک ٹھیک رکھنا اکثر مشکل ہوتا ہے۔ تاہم درج ذیل ٹپس آپ کو اچھے سیب چننے اور انہیں زیادہ عرصے تک فریش رکھنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

خریدنے سے پہلے یہ چیزیں دیکھیں

ہوسکتا ہے آپ کو علم نہ ہو کہ سیب کو جب درخت سے چن لیا جاتا ہے تو بھی وہ پکنے کا عمل جاری رکھنے والا پھل ہے، خاص طور پر اگر اسے کمرے کے درجہ حرارت میں چھوڑ دیا جائے۔ تو جب بازار سے خریدنے جائیں تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہیں سے وہ گل تو نہیں رہا یعنی گہرے بھورے رنگ کے نشان تو نہیں یا بہت زیادہ نرم تو نہیں، اگر ایسا ہو تو یہ سیب پہلے ہی خراب ہوچکے ہیں اور انہیں لینے سے گریز کریں۔ اسی طرح اس پر کٹ کو دیکھیں، سیب میں اکثر چلنے اور بازار تک پہنچنے کے دوران کٹ لگنے کا امکان ہوتا ہے، اس کے نتیجے میں گودا اندر سے بھورا ہوجاتا ہے، ایسے کٹ لگے سیب لینے سے گریز کرنا چاہئے، تاہم کٹ بہت چھوٹا ہو تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح سیب کا رنگ دیکھیں، اگر وہ مکمل سرخ یا ہلکے سے اورنج رنگ کا ہو تو وہ مکمل طور پر پکا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر سیب بہت زیادہ سبز ہو تو وہ زیادہ پکا ہوا نہیں ہوتا ہے، تو یہ جان لیں جس پھل کا رنگ مکمل سرخ ہوچکا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ سورج کی روشنی جذب کر چکا ہے، جو کہ مدھم رنگ والے سیبوں کے مقابلے میں زیادہ ذائقہ دار ہوسکتا ہے۔ سیب کو لینے سے پہلے اسے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان تھامے اور پھر نرمی سے دبائیں، اگر ہلکا سا دبانے سے دب نہ سکے تو وہ اچھا سیب ہے، اسی طرح سیب کے مختلف حصوں کو بھی دبا کر دیکھ لیں کہ اس کا بیشتر حصہ مستحکم ہے یا نہیں۔ اگر سیب تازہ نہیں ہو تو اس کی بو سے بھی پہچانا جاسکتا ہے، اگر اس میں سے بو ناگوار محسوس ہو تو وہ زیادہ اچھا نہیں جبکہ اچھے سیبوں سے خوشگوار مہک خارج ہوتی ہے۔ زیادہ عرصے تک محفوظ رکھیں

سیب کو کبھی بھی سبزیوں کے ساتھ نہیں رکھیں، اسی طرح فریج میں سیب کی زندگی بڑھ جاتی ہے مگر ایک شاپنگ بیگ میں بند کر کے انہیں رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اگر سیب کو کاٹ لیا ہے اور کچھ ٹکڑے بچ رہے ہیں یا بچوں کو کھانے کے لیے دے رہے ہیں تو انہیں بھورے ہونے سے بچانے کے لیے ان پر لیموں کا عرق لگا دیں، جس سے بھورے ہونے کا عمل سست ہوجاتا ہے اور کافی دیر تک ٹھیک رہتے ہیں۔

MNN

مسلز بنانے میں مددگار غذائیں

ہر شخص کو اپنے مسلز کو مضبوط اور خوبصورت بنانے کا شوق ہوتا ہے جس کے لیے جسمانی سرگرمیاں ضروری ہوتی ہیں مگر خوراک کی اہمیت سے بھی انکار ممکن نہیں۔ درحقیقت درست غذا حیرت انگیز انداز سے جسم کو بنانے کے ساتھ ساتھ ہارمون کے توازن کو بھی درست رکھتی ہے۔ یہاں ایسی غذاؤں کا ذکر ہے جو مسلز بنانے میں فائدہ مند ہوتے ہیں۔

سویابین

سویابین پروٹین سے بھرپور ہوتا ہے اور ایک کپ کے اندر 37 گرام پروٹین ہوتا ہے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ پروٹین مسلز بنانے کے لیے بہت ضروری ہوتا ہے، خواتین کو دن بھر میں 46 جبکہ مردوں کو 5 گرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم اگر آپ مسلز بنانا چاہتے ہیں اور ورک آؤٹ کرتے ہیں تو جسم کو زیادہ پروٹین کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مسلز کی مرمت کر سکے اور نئے مسلز نشو بنا سکے۔ تو سویابین میں پروٹین تو ہوتا ہی ہے اس کے ساتھ میگنیشم بھی ہوتا ہے جو کہ وزن اٹھانے والی ورزشوں سے مسلز بنانے میں مدد دیتا ہے۔

امرود

اس مزیدار پھل کے ایک کپ میں 4.2 گرام پروٹین موجود ہوتا ہے اور اس کے علاوہ وٹامن سی بھی موجود ہوتا ہے جو کہ جلد کی صحت کو بہتر کرتا ہے، وٹامن سی سے بھرپور غذائیں دوران خون بھی بہتر کرتے ہیں جو کہ مسلز بنانے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

مچھلی

مچھلی بھی پروٹین کے حصول کا اچھا ذریعہ ہے جبکہ اس میں موجود اومیگا تھری فیٹی ایسڈز بھی ورزش کرنے والے افراد میں جسمانی چربی کم کر کے مسلز بنانے میں مدد دیتے ہیں۔

MNN

قیلولے کا ایک اور فائدہ سامنے آگیا

دوپہر کو کچھ دیر کی نیند ذہن کو تیز کرنے کے ساتھ بہتر فیصلے کرنے میں بھی مدد فراہم کرتی ہے۔ یہ بات برطانیہ میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ برسٹل یونیورسٹی کی تحقیق میں بتایا گیا کہ دن کے وقت مشکل فیصلوں سے قبل ڈیڑھ گھنٹے کا قیلولہ زیادہ بہتر فیصلے کرنے میں مدد دیتا ہے۔ تحقیق میں دعویٰ کیا گیا کہ مختصر نیند ہمیں لاشعور میں چھپی معلومات کا تجزیہ کرنے میں مدد دیتی ہے اور ردعمل کا وقت تیز کرتی ہے۔ اس تحقیق کے نتائج سے ان شواہد کو تقویت ملتی ہے کہ قیلولہ کرنے کی عادت ذہنی افعال کے لیے بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔ تحقیق کے دوران 16 رضاکاروں کے دماغوں میں آنے والی تبدیلیوں اور ذہنی ردعمل کے وقت کا موازنہ قیلولے سے پہلے اور بعد کے دورانیے سے کیا گیا۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ یہ مختصر نیند کسی فیصلے کے فائدے یا نقصانات کی شناخت میں مدد دے سکتی ہے۔ محققین نے اس نتائج کو حیرت انگیز قرار دیا ہے۔ اس تحقیق کے لیے پہلے رضاکاروں کو مختلف تجربات سے گزارا گیا اور انہیں ٹاسک دیئے گئے، جس کے بعد ایک گروپ کو جاگتے جبکہ دوسرے کو ڈیڑھ گھنٹے نیند کی ہدایت کی گئی۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ قیلولے سے لوگوں کے ذہنی ردعمل کا وقت بہت تیز ہوگیا۔ ماضی کی تحقیقی رپورٹس میں یہ بات پہلے سامنے آچکی ہے کہ قیلولے کی عادت یادداشت کو مضبوط بناتی ہے مگر اس نئی تحقیق کے نتائج سے عندیہ ملتا ہے کہ اس عادت سے گہرائی میں جاکر فیصلے کرنے میں مدد ملتی ہے۔

MNN

موبائل فون کے زیادہ استعمال سے

جسم کے کسی بھی حصہ میں ٹیومر بن سکتا ہے

واشنگٹن: آج کے دور میں اسمارٹ فون ہمارے زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بات بھول گئے کہ ہم اسمارٹ فون کا استعمال اتنا زیادہ کر رہے ہیں کہ ہمارے جسم میں کہیں بھی کینسر کا پھوڑا بن سکتا ہے یہاں تک کہ دل میں بھی ٹیومر بن سکتا ہے۔ امریکی حکومت کی تازہ ریسرچ میں محققین نے تقریباً 20 سالوں تک 160 کروڑ روپے خرچ کر کے چوہوں پر اسمارٹ فون کے ریڈیشن سے ہونے والے تغیرات پر تحقیق کی گئیے۔ محققین نے پایا ہے کہ اسمارٹ فون سے نکلنے والی ریڈیشن انسانوں کے جسم میں ٹیومر کو جنم دے سکتی ہے۔ محققین نے مذکر (Male) چوہوں پر موبائل ریڈیشن کا استعمال کر کے یہ پایا کہ ان کے دل کی خلیات (Cells) میں ٹیومر جنم لیتا ہے۔ وہیں محققین نے جب یہی تحقیق مونث (Female) چوہوں پر کی تو ان میں ٹیومر نہیں بنا۔ اس تحقیق میں شامل کئے چوہوں پر بے حد تیز ریڈیشن ڈالی گئی، جس کے بعد 6 فیصد جانوروں میں "schwannomas" کا ٹیومر بن گیا۔ یہ خاص طرح کا ٹیومر دل کے پاس موجود نروٹشو میں پیدا ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں مصروف سائنس داں جان بوچر نے کہا 'یہ بات سچ ہی ہے کہ اس سے پہلے بھی فون کی ریڈیشن سے ہونے والے کینسر کا پتہ لگ چکا ہے، لیکن یہ کان اور دماغ کے پاس پائے گئے تھے۔ اب ٹھیک اسی طرح کا ٹیومر پہلی بار دل کے قریب ملا ہے۔ حالانکہ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو اثرات چوہوں پر مرتب ہوتے دیکھے گئے ہیں وہی انسانوں پر بھی مرتب ہوں گے۔ واضح رہے کہ یہ نتیجے 3 جی اور 2 جی فون کے ذریعہ حاصل ہوئے۔ 4 جی اور 5 جی، الگ فریکوئنسی پر کام کرتے ہیں اور ان سے نکلنے والی ریڈیشن بھی الگ ہوتی ہے۔

MNN

بیروں میں چھپے ہیں بے شمار قدرتی فوائد

نئی دہلی: (ایجنسی) بیر ایک مزیدار پھل اور صحت کے لیے بھی مفید ہے، اس کے ذائقے سے تو سب ہی واقف ہیں لیکن کیا آپ اس میں چھپے بے شمار قدرتی فوائد سے واقف ہیں؟ یہ ایک بھرپور غذائیت والا پھل ہے جو پروٹین، وٹامن، کیلشیم، کاربوہائیڈریٹ، سوڈیم اور میگنیشیم سے مالا مال ہے۔ بیر میں آئرن اور فاسفورس بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو جسم میں خون کی گردش کو بڑھاتا ہے اور آئرن کی کمی کو دور کرتا ہے۔ آج کل ہر دوسرے شخص خصوصاً خواتین کو ہڈیوں کے درد کی شکایت ہے، ایسے میں بیر کھانا ہڈیوں کے لیے مفید ہے کیونکہ اس میں موجود کیلشیم، آئرن اور فاسفورس ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ بیر ایک کم کیلوریز والا لیکن فائبر سے بھرپور پھل ہے، جس سے وزن میں اضافہ بھی نہیں ہوتا اور وزن کم کرنے کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ بیر میں وٹامن اے، وٹامن سی اور مختلف نامیاتی مرکبات بھی پائے جاتے ہیں جو جسم میں قوت مدافعت کو بڑھانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس کو کھانے کے علاوہ اگر اس کا جوس بنا کر پیا جائے تو وہ بھی موثر ہوگا۔ بیر کا جوس پینے سے چہرے کی جلد نرم و ملائم ہوتی ہے اور اگر جلد پر کوئی ایگزیما یا الرجی ہوجائے تو اس کو دور کرنے میں بھی یہ کارآمد ہے۔ بیر کھانے سے قبض، سینے کی جلن، معدے کی تیزابیت اور نظام ہضم کی شکایت بھی دور ہوجاتی ہے۔

MNN

پاستہ وزن بڑھانے یا موٹاپے کا باعث نہیں بنتا

نئی دہلی: آج کے دور میں گھر کا کھانا لوگوں کو زیادہ پسند نہیں آتا یا پھر کاہلی، سستی یا وقت کی تنگی کے باعث لوگوں خاص طور پر شہری زندگی گذارنے والے لوگ ہوٹل بازی یا پھر فاسٹ فوڈ وغیرہ میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ لیکن ان کھانوں سے گھبراتے بھی رہے ہیں۔ ایسے میں پاستا، میکرونی کے شوقین افراد کے لیے یہ انکشاف کسی خوشخبری سے کم نہیں ہوگا کہ یہ غذائیں وزن بڑھاتی نہیں بلکہ کم کرتی ہیں۔ ایک نئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاستا، میکرونی اور اسپگیٹی وزن کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ہفتے میں تین بار یہ غذائیں کھانے سے 3 ماہ کے دوران وزن میں آدھا کلو کمی آتی ہے۔ ٹورنٹو کے مائیکل اسپتال میں ہونے والی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان غذاؤں میں گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) دیگر کاربوہائیڈریٹس کے برعکس کم ہوتا ہے جو کہ خون میں اچانک شکر (شوگر) کی مقدار نہ بڑھنے کی وجہ نہیں بنتا۔ اس سے پہلے تحقیق میں محققین نے تجویز کیا تھا کہ گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) والی غذائیں زیادہ اطمینان بخش ہوتی ہیں اسی وجہ سے لوگوں کو بھوک دیر سے لگتی ہے۔ تازہ تحقیق کے مصنف ڈاکٹر جان کا کہنا ہے کہ ہم بلا جھجک یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاستا وزن بڑھانے میں انسانی جسم پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال اعتدال میں کیا جائے۔ MNN

مصنوعی ذہانت سے

بریسٹ کینسر کی شناخت ممکن

جدید ٹیکنالوجی کے باعث جہاں کئی موذی مرضوں کا علاج آسان ہوا ہے، وہیں اس کی مدد سے جان لیوا امراض کی جلد شناخت بھی ممکن ہوئی ہے۔ یورپی ملک نیدرلینڈ میں ہونے والی ایک تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس (اے آئی) یعنی مصنوعی ذہانت سے بریسٹ کینسر کی جلد شناخت ممکن ہے۔ مصنوعی ذہانت سے بریسٹ کینسر کی شناخت اتنی تیزی سے ممکن ہے کہ اگر 10 ماہر امراض بھی بیٹھ کر کسی ایک مریض کو چیک کرنے بیٹھیں تو وہ اتنی دیر میں مرض کی شناخت نہیں کر پائیں گے، جتنی دیر میں آرٹیفیشل انٹیلی جنس اس کو شناخت کر پائے گی۔ سائنس جرنل 'جاما' میں شائع ایک تحقیقاتی مضمون کے مطابق نیدرلینڈ کے کینسر کے علاج و ریسرچ کے ادارے پال جوہنز وان ڈیسٹ کے ماہرین کی جانب سے کی جانے والی ایک تحقیق سے پتہ چلا کہ 11 انسانوں کے مقابلے ایک مصنوعی ذہانت کا سسٹم زیادہ تیزی سے بریسٹ کینسر شناخت کرسکتا ہے۔ مضمون کے مطابق ماہرین نے مصنوعی ذہانت پر مبنی کمپیوٹرائزڈ سسٹم کو 11 ماہرین امراض کے ساتھ ایسے لوگوں کا معائنہ کرنے کے لیے آزمایا جن میں بریسٹ کینسر ہونے کے امکانات تھے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ مصنوعی ذہانت کے الگورتھم پر مبنی کمپیوٹر نے 11 پیتھالوجسٹ کے مقابلے کم وقت میں بریسٹ کینسر کی نشاندہی کی، اور کمپیوٹر انسانوں کے جسم میں نظر آنے والے غدود کو تیزی سے شناخت کرنے میں کامیاب ہوا۔ MNN

یومیہ 2 ٹماٹر اور سیب کا تیسرا حصہ کھانے کے فوائد

یورپ کے تین ممالک کے افراد پر کی جانے والی ایک تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ یومیہ ٹماٹر اور سیب کھانے والے افراد پھیپھڑوں کے کینسر سمیت ان نقصانات سے بچ سکتے ہیں جو سگریٹ نوشی سے ہوتے ہیں۔ جرمنی، ناروے اور برطانیہ کے افراد پر کی جانے والی طویل تحقیق سے پتہ چلا کہ جو افراد کئی سال تک سگریٹ پیتے رہے ہوں اور جن افراد کو پھیپھڑوں کا کینسر لاحق ہو انہیں ٹماٹر اور سیب فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ہیلتھ جرنل 'یورپین ریسپریٹری جرنل' میں شائع امریکا کی جانز ہاپکنز بلوم برگ اسکول آف پبلک ہیلتھ' کی رپورٹ کے مطابق ٹماٹر اور فروٹ کا سگریٹ نوشی کرنے والے افراد سمیت پھیپھڑوں کے امراض میں مبتلا افراد کی صحت پر پڑنے والے افراد کا جائزہ لینے کے لیے 2002 میں تحقیق کی گئی۔ تحقیق کے لیے جرمنی، ناروے اور برطانیہ کے ایسے 686 افراد کی رضاکارانہ خدمات حاصل کی گئیں جو سگریٹ نوشی کرتے رہے، اور جنہیں پھیپھڑوں کے مختلف امراض لاحق تھے۔ اس پروگرام میں شامل رضاکاروں کو 10 سال تک نگرانی میں رکھا گیا، اور ان سے مختلف اوقات میں سوالات کیے گئے، جب کہ پروگرام میں شامل رضاکاروں کے 2 بار ٹیسٹ بھی کیے گئے۔ پروگرام میں شامل افراد کو یومیہ ٹماٹر اور سیب کی مختلف خوراک کھانے کے لیے کہا گیا، پروگرام شروع کرتے وقت بھی رضاکاروں کا ٹیسٹ کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق 10 سال تک جاری رہنے والے پروگرام کے آخر میں تمام مریضوں کے ٹیسٹ کیے گئے، جن کے نتائج سے پتہ چلا کہ وہ افراد جنہیں ٹماٹر اور سیب کی زیادہ خوراک لینے کو کہا گیا، ان میں بہتری ریکارڈ کی گئی۔ ماہرین کے مطابق نتائج سے پتہ چلا کہ یومیہ 2 ٹماٹر اور سیب کا تیسرا حصہ کھانے والے افراد میں پھیپھڑوں کے کینسر سمیت دیگر امراض اور سگریٹ نوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے امکانات کم ہوگئے۔

MNN

'نابینا خواتین بھی بریسٹ کینسر کی تشخیص کر سکتی ہیں'

بھارت میں بریسٹ کینسر کی تشخیص کے لیے اہم اقدام کیا گیا ہے جس میں بینائی سے محروم خواتین کو سکھایا گیا ہے کہ کس طرح ابتدائی مرحلے میں ہی بریسٹ کینسر کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق بھارت کی قومی ایسوسی ایشن نابینا افراد (نیب) کے ادارہ برائے معذور اور نابینا خواتین کی تعلیم نے جرمنی کے ڈسکورنگ ہینڈز سے مل کر 'ڈسکورنگ ہینڈز' کے نام سے مہم کا آغاز کیا۔ ڈائریکٹر نیب شالنی کھنہ کا کہنا تھا کہ جرمنی کے ادارے نے ہم سے 2015 میں رابطہ کر کے اپنے پروگرام کے بارے میں اطلاع دی تھی کہ کس طرح بریسٹ کینسر کی ابتدائی نشانیوں کی خود سے تشخیص کی جاسکتی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ہم نے جرمنی میں ادارے کا دورہ کر کے اس بات کی جانچ کی کہ یہ کیسے ممکن ہے جس کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ بینائی سے محروم خواتین بھی یہ کام انجام دے سکتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بھارت میں بریسٹ کے بارے میں زیادہ بات نہیں کی جاتی ہے تاہم ہم نے 18 سال سے زائد عمر کی چند خواتین کو چنا جنہیں ہم نے 9 مہینوں تک بریسٹ کینسر کی تشخیص کا عمل سکھایا۔ اس پروگرام کے ہسپتالوں میں آغاز فورٹس ہسپتال کے سرجیکل اونکولوجی کے سربراہ ڈاکٹر مندیپ سنگھ ملہوترہ کی جانب سے کیا گیا۔

بریسٹ کینسر کی تشخیص کرنے والی نابینا خاتون شویتا ورما نے بتایا کہ ان کے اہل خانہ ان کی بینائی سے محروم ہونے کی وجہ سے انہیں گھر میں رکھنا چاہتے تھے تاہم ان کا کہنا تھا کہ 'مجھے آج خوشی ہے کہ اس پروگرام کی بدولت دہلی کے ہسپتال میں نوکری ملی'۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میں تمام نابینا افراد کے والدین کو کہنا چاہوں گی کہ وہ اپنے بچوں کو نظر انداز نہ کریں بلکہ ان کے ساتھ تعاون کریں، وہ آپ کا سر فخر سے بلند کریں گے'۔

MNN

ہندوستان کو فیلڈنگ یونٹ کے طور پر بہتر کرنا ہوگا: سوریہ کمار

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی ٹی ۲۰ کپتان سوریہ کمار یادو نے زور دیا ہے کہ ہندوستان کو فیلڈنگ یونٹ کے طور پر بہتر کرنا ہوگا۔ ان دنوں ہندوستان کی فیلڈنگ پریکٹس میں ایک خاص جوش دکھائی دے رہا ہے۔ لفظ 'ماحول' اکثر ان طریقوں میں استعمال ہوتا ہے اور ہمیشہ ایک خاص مقصد کے ساتھ۔ اس کا مقصد توانائی پیدا کرنا ہے۔ فیلڈنگ، خاص طور پر کیچنگ، ان چند شعبوں میں سے ایک رہا ہے جہاں ہندوستان کو ٹی ۲۰ بین الاقوامی میچوں میں اپنی اعلیٰ ترین درجہ بندی کو پورا کرنے کے لیے جدوجہد کرنا پڑی ہے۔ حالیہ ایشیا کپ کے دوران بھی جہاں انہوں نے ایک بھی میچ ہارے بغیر جیتا، فیلڈنگ مایوس کن تھی۔ جہاں ۲۱ کیچ چھوڑے گئے تھے جو

کسی بھی ٹیم کے سب سے زیادہ ہیں۔ ۲۰۲۵ کے آغاز سے، ہندوستان کی کیچنگ کی کارکردگی ۷،۲۸ فیصد ہے، جو مکمل اراکین میں پانچویں نمبر پر ہے۔ کپتان سوریہ کمار یادو اس کو بہتر بنانے کے لیے پرعزم ہیں کیونکہ ان کی ٹیم اگلے سال اپنے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ ٹائٹل کا دفاع کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اے بی ڈی ویلیئرس نے کوہلی اور روہت کو تنقید کا نشانہ بنانے والوں کو لال بیگ قرار دیا جنوبی افریقہ کے سابق کپتان اور مسٹر ۳۶۰ کے نام سے مشہور بیٹر اے بی ڈی ویلیئرس نے ہندوستان کے دو تجربہ کار بیٹرز روہت شرما اور وراٹ کوہلی کو تنقید کا نشانہ بنانے والوں کو لال بیگ قرار دیدیا۔ آسٹریلیا کے خلاف حالیہ ون ڈے سیریز میں روہت شرما نے ایک ففٹی اور ایک سنچری اسکور کی جبکہ وراٹ کوہلی ابتدائی دو میچز میں ڈک پر آؤٹ ہونے کے بعد تیسرے میچ میں ۷۴ رنز کی اننگز کھیلنے میں کامیاب رہے۔ ہندوستانی ٹیم مینجمنٹ ۲۰۲۷ء کے ون ڈے ورلڈ کپ کی تیاریوں میں مصروف ہے اور اسی پلان کے تحت شبھمن گل کو ٹیم کا کپتان بنایا گیا ہے لیکن کچھ ناقدین کی جانب سے تجربہ کار بیٹرز روہت شرما اور وراٹ کوہلی کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اپنے فیس بک لائیو سیشن کے دوران ۴۱ سالہ اے بی ڈی ویلیئرس نے تجربہ کار ہندوستانی بیٹرز کو تنقید کا نشانہ بنانے والوں کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ مجھے نہیں معلوم یہ کس طرح کے لوگ ہیں جو بیٹرس کے کریئر کے اختتام پر لال بیگوں کی طرح سوراخوں سے باہر نکل جاتے ہیں۔ سابق جنوبی افریقی کپتان کا کہنا تھا کیوں لوگ ایسے تجربہ کار کھلاڑیوں پر تنقید کرتے ہیں جنہوں نے طویل عرصے تک اپنے ملک کی نمائندگی کی۔

فٹ بال وہ جادوئی آلہ ہے، جو لوگوں کی خوشی کا سبب اور انہیں متحد کرتا ہے: جیانی انفینٹینو

نئی دہلی (ایم این این): ریاض میں منعقدہ فیوچر انویسٹمنٹ انیشی ایٹو کے نویں ایڈیشن کے ایک سیشن کے دوران فیفا کے صدر جیانی انفینٹینو فٹ بال لے آئے اور اس پر دلچسپ تبصرہ بھی کیا۔ انہوں نے پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف سمیت یک بعد دیگرے عالمی رہنماؤں کو اس مباحثے کے دوران فٹ بال پاس کی، جس سے عالمی رہنماؤں سمیت دیکھنے والے بھی قہقہہ لگانے پر مجبور ہوگئے۔ اس موقع پر انہوں نے فٹ بال ہاتھوں میں پکڑ کر کہا کہ کیا آپ اسے کیسے دیکھتے ہیں؟ یہ کہتے ہوئے انہوں نے تمام رہنماؤں کو فٹ بال پاس کی، سب نے اسے دیکھا اور کہا کہ یہ تو بال ہی دکھائی دے رہی ہے۔ بعدازاں جیانی انفینٹینو نے کہا کہ یہ صرف فٹ بال نہیں ہے یہ ایک جادو ہے، خوشی ہے، یہ لوگوں کو متحد کرنے کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک جادوئی آلہ ہے، جو لوگوں کی خوشی کا سبب بنتا ہے، ان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیرتا ہے، اس سے لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں، اس سے لوگوں کے خواب جڑے ہیں، یہ فٹ بال لوگوں کی تخلیقی صلاحیت کو ابھارتی ہے، مستقبل کے بارے میں مثبت انداز میں سوچنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ فیوچر انویسٹمنٹ انیشی ایٹو کے نویں ایڈیشن میں ہونے والے اس مباحثے کی مختصر ویڈیو جیانی انفینٹینو نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر بھی شیئر کی۔

فیفا ورلڈ کپ 2025ء کے ٹکٹ: کیسے اور کب رجسٹر کرنا ہے؟

نئی دہلی (ایم این این): فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے ٹکٹوں کی بہت زیادہ مانگ ہے کیونکہ شائقین لیونل میسی اور کرسٹیانو رونالڈو جیسے ٹاپ فٹبال اسٹارز کو لائیو ایکشن میں دیکھنے کے لیے بے تاب ہیں۔ فیفا نے اکتوبر میں اعلان کیا تھا کہ اگلے سال ہونے والے ٹورنامنٹ کے لیے ۱۰ لاکھ سے زائد ٹکٹ پہلے ہی فروخت ہو چکے ہیں، جس کی میزبانی امریکہ، کینیڈا اور میکسیکو کریں گے۔ اب شائقین کے پاس اپنی نشستوں پر قبضہ کرنے کا ایک اور موقع ہے۔ فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء: ٹکٹوں کے لیے رجسٹریشن کیسے کریں ابتدائی ٹکٹ کے رجسٹریشن کا دوسرا مرحلہ ۲۷ اکتوبر سے شروع ہو چکا ہے اور ۳۱ اکتوبر ۲۰۲۵ء تک کھلا رہے گا۔ ۱۸ سال اور اس سے زیادہ عمر کے شائقین جو ٹکٹ خریدنا چاہتے ہیں انہیں پہلے رجسٹر کرنا ہوگا اور فیفا کی آفیشل ویب سائٹ پر "فیفا آئی ڈی" بنانا ہوگا۔ دستیابی اور فیفا کی شرائط وضوابط کے لحاظ سے منتخب ہونے والوں کو ٹکٹ خریدنے کے لیے ایک مخصوص وقت دیا جائے گا۔ ٹکٹ ڈرا کیسے کام کرتا ہے؟ اس مرحلے میں منتخب ہونے والے شائقین نومبر کے وسط اور دسمبر کے شروع کے درمیان ٹکٹ خرید سکیں گے۔ تیسرا راؤنڈ، جسے انتخابی قرعہ اندازی کہا جاتا ہے، ۵ دسمبر کو فائنل ٹیم ڈرا کے بعد کھلے گا، جو ورلڈ کپ کے باضابطہ میچ کا شیڈول طے کرے گا۔ ٹکٹ کے زمرے اور قیمت ٹکٹوں کو چار زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ زمرہ ون پچ کے بہترین نظارے فراہم کرتا ہے جبکہ زمرہ ۴ میں اسٹینڈس میں اونچی نشستیں شامل ہیں۔ پہلی بار فیفا متحرک قیمتوں کا تعین کر رہا ہے، لہٰذا ٹکٹ کی قیمتوں میں مانگ کے لحاظ سے اتار چڑھاو ہو سکتا ہے۔ فیفا نے یہ بھی کہا ہے کہ مزید ٹکٹیں ٹورنامنٹ کے قریب پہلے آیئے، پہلے پایئے کی بنیاد پر دستیاب ہوں گی۔ ٹکٹ کی قیمت کتنی ہے؟ سب سے سستے ٹکٹ ۶۰ ڈالرس (۵۳۰۰ روپے) سے شروع ہوتے ہیں۔ تقریباً ۴۰ میچوں کے لیے دستیاب تھے تاہم، زیادہ تر ٹیمز کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ انگل ووڈ، کیلیفورنیا میں ہونے والے افتتاحی میچ میں جب فروخت شروع ہوئی۔

محمد سمیع کی تباہ کن گیند بازی نے بنگال کو فتح سے ہمکنار کرایا

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی ٹیم سے باہر ہونے والے تیز گیند باز محمد سمیع کی تباہ کن گیند بازی کا سلسلہ جاری ہے۔ رنجی ٹرافی میں واپسی کے بعد سے محمد سمیع مسلسل اچھی گیند بازی کر رہے ہیں۔ ان کے ۵ وکٹوں کی مدد سے بنگال نے گجرات کو دوسرے راؤنڈ میں ۱۴۱ رنز سے شکست دی۔ ایلیٹ گروپ سی میں بنگال اور گجرات ایڈن گارڈنز اسٹیڈیم میں کھیلے گئے۔ بنگال نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ۲۷۹ رنز بنائے۔ سمت گپتا، ابھیشیک پورل اور سدیپ کمار گھرامی نے نصف سنچریاں اسکور کیں۔ گجرات کے لیے سدھارتھ دیسائی نے ۴ وکٹ لیے۔ گجرات نے پہلی اننگز میں کپتان منن ہنگراجیا کے ۸۰ رنز کی بدولت ۱۶۷ رنز بنائے۔ شہباز احمد نے ۶ اور محمد سمیع نے ۳ وکٹ حاصل کئے۔ بنگال نے اپنی دوسری اننگز ۸ وکٹ پر ۲۱۴ رنز پر ڈکلیئر کردی۔ سدھارتھ دیسائی نے پانچ وکٹیں حاصل کئے۔ ۳۲۷ رن کے ہدف کے تعاقب میں گجرات کے اروِل پٹیل نے سنچری

اسکور کی لیکن ٹیم ۱۸۵ رنز ہی بنا سکی۔ بنگال کی جانب سے سمیع نے پانچ اور شہباز نے ۳ وکٹ حاصل کئے۔ شہباز کو پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ بھی ملا۔ اب محمد سمیع ٹیم میں واپسی کے لئے تیار ہیں۔ ہندوستانی اوپنر یشسوی جیسوال یکم نومبر سے شروع ہونے والی ۲۰۲۵-۲۶ء رنجی ٹرافی کے اگلے راونڈ میں کھیلنے کے لیے تیار ہیں۔ ممبئی اس راونڈ کے دوران جے پور میں راجستھان کے خلاف ایلیٹ گروپ ڈی کا ایک میچ کھیلے گی۔ آسٹریلیا کے دورے سے واپس آنے کے بعد جیسوال نے جنوبی افریقہ کے خلاف ۱۴ نومبر سے کولکاتا میں شروع ہونے والی ہوم ٹیسٹ سیریز سے پہلے خود کو میچ فٹ رکھنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ یہ بی سی سی آئی کی ہدایت کے مطابق ہے کہ تمام کنٹریکٹ یافتہ کھلاڑی اگر دستیاب ہوں تو گھریلو مقابلوں میں شرکت کریں۔ ذرائع کے مطابق جیسوال نے ممبئی سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین سنجے پاٹل کو اپنی دستیابی سے آگاہ کردیا ہے۔

انگلینڈ اور جنوبی افریقہ کے درمیان سخت معرکے کا امکان

نئی دہلی (ایم این این): آئی سی سی ویمنز ورلڈ کپ ۲۰۲۵ء کا کارواں اپنے آخری پڑاو پر پہنچ گیا ہے۔ چار ٹیمیں باقی ہیں، لیکن صرف دو ہی گرینڈ فائنل میں جائیں گی اور ان فیصلہ کن مقابلوں میں انگلینڈ اور جنوبی افریقہ بدھ برساپارا اسٹیڈیم میں پہلے سیمی فائنل میں مدمقابل ہوں گی، نہ صرف ایک میچ کھیلنے کے لیے، بلکہ اپنی میراث، فخر اور مہینوں کی محنت کا دفاع کرنے کے لیے۔ انگلینڈ رولز رائس انجن کی طرح بہتر اور عین مطابق، لیگ مرحلے میں پانچ جیت اور صرف ایک ہار کے ساتھ اس مقابلے میں اترا گا۔ ان کا ۲.۳۳۳ کا خالص رن ریٹ ایسی ٹیم کی عکاسی کرتا ہے جو نہ صرف جیتتی ہے بلکہ غلبہ بھی حاصل کرتی ہے۔ جنوبی افریقہ، ہمیشہ کی طرح پرعزم ہے، تین جیت اور دو ہار کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے اور اس کا نیٹ رن ریٹ منفی ۰.۳۷۹ تک پہنچ گیا ہے لیکن اعداد و شمار شاذ و نادر ہی پروٹیز کی پوری کہانی بیان کرتے ہیں، جو اپنی صلاحیتوں کو برقرار رکھنے کے لیے جانی جاتی ہیں یہاں تک کہ جب زیادہ تر ان سے ہارنے کی توقع رکھتے ہیں۔ آخری بار جب یہ دونوں ٹیمیں لیگ مرحلے میں

مدمقابل ہوئیں تو انگلینڈ کے پاس ایک مکمل حکمت عملی تھی۔ جنوبی افریقہ کو اپنے زخم چاٹنے اور اپنے منصوبوں پر دوبارہ کام کرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ کل ان کا بدلہ لینے کا موقع ہے۔ انگلینڈ کی قیادت پرسکون لیکن بے رحم ہیتھر نائٹ کر رہی ہیں جنہوں نے ۷ میچوں میں تقریباً ۶۰ کے اوسط سے ۲۸۸ رنز بنائے ہیں۔ اس کے علاوہ، ایمی جونس توقعات سے بڑھ کر ہیں۔ ۲۲۰ رنز، تنقید کے باوجود کمپوزر اور اسٹرائیک ریٹ جو بولرس کو راتوں کی نیندیں اڑا دیتا ہے۔ اس کے بعد انگلش اسپن کا طاقتور دھماکہ ہوتا ہے۔ سوفی ایکل اسٹون اور لنسے اسمتھ دونوں نے ۲۱ وکٹ لے کر درمیانی اوور کو ایک مائن فیلڈ میں تبدیل کر دیا، جس نے بیٹنگ آرڈر کو سرجن جیسی درستگی کے ساتھ ختم کر دیا۔ لیکن جنوبی افریقہ کی اپنی ایک جنگجو ملکہ ہے لورا وولوارڈٹ ایک اسٹیل پوش شخصیت ٹورنامنٹ کی تیسری سب سے زیادہ رن بنانے والی کھلاڑی ہیں، ۳۰۲ رنز، ۵۰.۱۶ کے اوسط اور پوری مہم کے دل کی دھڑکن۔ جب وہ بیٹنگ کرتی ہے تو پوری قوم اسی وقت سانس چھوڑتی ہے جب گیند گھومنا بند کر دیتی ہے۔

فیفا نے جنوب مشرقی ایشیا کے لیے نئے آسیان کپ کا اعلان کردیا

نئی دہلی (ایم این این): ایک نیا ٹورنامنٹ، فیفا آسیان کپ، فیفا اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم (آسیان) کے درمیان ایک معاہدے کے حصے کے طور پر شروع کیا جائے گا، جس کا مقصد پورے خطے میں فٹبال کی ترقی کو فروغ دینا ہے۔ یہ اعلان اتوار کو کوالالمپور میں ۴۷ ویں آسیان سربراہی اجلاس کے دوران کیا گیا، جہاں فیفا کے صدر جیانی انفینٹینو اور آسیان کے سیکریٹری جنرل کاؤکم ہورن نے مفاہمت کی ایک تجدید یادداشت پر دستخط کیے۔ یہ ٹورنامنٹ آسیان کے تمام رکن ممالک کی قومی ٹیموں کو عرب کپ سے متاثر فارمیٹ میں جمع کرے گا، جس کا اہتمام پہلی بار ۲۰۲۱ء میں فیفا نے کیا تھا۔ فیفا کے صدر جیانی انفینٹینو نے کہا کہ فیفا آسیان کپ کے ذریعے، ہم

ممالک کو متحد کر رہے ہیں اور یہ مقابلہ ایک بہت بڑی کامیابی ہوگا کیونکہ یہ آسیان کے علاقے میں قومی ٹیم کے فٹبال کو فروغ دینے اور پورے جنوب مشرقی ایشیا میں ہمارے کھیل کی ترقی میں مدد فراہم کرے گا۔ ورلڈ فٹبال کی گورننگ باڈی ٹورنامنٹ کے فارمیٹ کو حتمی شکل دینے کے لیے علاقائی اسٹیک ہولڈرز بشمول ایشیائی فٹبال کنفیڈریشن، آسیان فٹبال فیڈریشن اور متعلقہ فیفا رکن ایسوسی ایشنز کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔ رونالڈو کا فٹبال کی تاریخ میں ایک اور ریکارڈ پرتگال کے عظیم فٹبالر اور النصر کے کپتان کرسٹیانو رونالڈو نے فٹبال کی تاریخ کا نیا سنگ میل عبور کرلیا۔ پرتگال کے عظیم فٹبالر اور النصر کے کپتان کرسٹیانو رونالڈو نے ۲۵ اکتوبر کو فٹبال کی تاریخ میں ایک اور ریکارڈ قائم کرتے ہوئے

ریما سین معصوم چہرہ اور اداؤں کی حامل اداکارہ

نئی دہلی (ایم این این): ریما سین... یہ نام سن کر ذہن میں وہ چہرہ ابھر آتا ہے جس میں معصومیت بھی ہے، ادائے دلربا بھی، اور ایک عجیب سی خوداعتمادی بھی جو اس دور کی ہیروئنوں میں کم کم دکھائی دیتی تھی۔ وہ ایک ایسی اداکارہ ہیں جنہوں نے جنوبی ہند کی فلموں سے اپنی پہچان بنائی، لیکن اپنی موجودگی کا جادو بالی ووڈ تک پھیلایا۔ ان کی شخصیت میں روایتی نسوانی حسن کے ساتھ ایک مضبوط اور خودمختار عورت کی جھلک ہمیشہ رہی۔ ریما سین ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو کولکاتا کے ایک بنگالی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ ان کا بچپن کلکتہ کی گلیوں میں گزرا جہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ فنونِ لطیفہ سے ان کی دلچسپی بچپن ہی سے نمایاں تھی۔ انہوں نے 'لورٹو کانونٹ اسکول' سے تعلیم حاصل کی۔ اسکول کے دنوں میں ہی وہ ماڈلنگ کی طرف مائل ہوئیں اور مختلف اشتہارات میں چہرہ بننے لگیں۔ ان کے چہرے کی معصومیت اور پرفیکشن نے جلد ہی اشتہارات کی دنیا میں انہیں نمایاں کر دیا۔ ماڈلنگ کے دوران ریما نے کئی بڑے برانڈز کے اشتہارات میں کام کیا، اور ان کی شہرت کا دائرہ بڑھتا گیا۔ رفتہ رفتہ انہیں احساس ہوا کہ کیمرے کے سامنے ان کی اصل جگہ فلم کی دنیا میں ہے، اور یہی وہ موڑ تھا جہاں ان کی قسمت نے کروٹ لی۔ ریما سین نے اپنی فلمی زندگی کا آغاز بالی ووڈ سے نہیں بلکہ تمل فلم انڈسٹری سے کیا۔

عالمی نمبر ایک الکاراز پیرس ماسٹرس کے دوسرے راونڈ میں باہر

نئی دہلی (ایم این این): عالمی نمبر ون کارلوس الکاراز ۲۰۲۵ء پیرس ماسٹرس کے دوسرے راونڈ میں برطانیہ کے کیمرون نوری (نمبر ۳۱) سے سنسنی خیز تین سیٹ کا میچ ہار کر باہر ہو گئے۔ پہلا سیٹ ۴-۶ سے ہارنے کے بعد، بائیں ہاتھ کے برطانوی کھلاڑی نے اگلے دو سیٹ ۳-۶، ۴-۶ سے جیت کر میچ کا رخ موڑ دیا۔ عالمی نمبر ون کارلوس الکاراز ۲۰۲۵ء پیرس ماسٹرس کے دوسرے راونڈ میں برطانیہ کے کیمرون نوری (نمبر ۳۱) سے سنسنی خیز تین سیٹ کا میچ ہار کر باہر ہو گئے۔ پہلا سیٹ ۴-۶ سے ہارنے کے بعد، بائیں ہاتھ کے برطانوی کھلاڑی نے اگلے دو سیٹ ۳-۶، ۴-۶ سے جیت کر میچ کا رخ موڑ دیا اور ہسپانوی کھلاڑی کے ۱۱ میچوں کے ماسٹرز ۱۰۰۰ جیتنے کے سلسلے کو ختم کیا۔ الکاراز جو ٹورنامنٹ میں ٹاپ سیڈ اور فیورٹ کے طور پر داخل ہوئے، پورے میچ میں فارم سے باہر نظر آئے، ۴۵ غیر ضروری غلطیوں کا ارتکاب کیا۔ جیت کے بعد پرجوش نوری نے کہا کہ یہ جیت میرے کریئر کی سب سے بڑی جیت ہے، دنیا کے نمبر ایک اور شاید اس وقت دنیا کے سب سے زیادہ پراعتماد کھلاڑی کے خلاف میری پہلی جیت ہے۔ میچ کے بعد صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے الکاراز نے اپنی کارکردگی سے مایوسی کا اظہار کیا اور کہا کہ جذبات کے لحاظ سے یہ سال کے بدترین میچوں میں سے ایک ہے۔ الکاراز نے ۲۰۲۵ء میں میامی میں ڈیوڈ گوفن سے اپنی ہار کو یاد کیا، جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ ایک 'جسمانی مسئلہ' تھا، لیکن یہاں یہ مختلف تھا۔ اولمپک سلور میڈلسٹ

نے ۱۱۳۴۰ پوائنٹس کے ساتھ پیرس ماسٹرس میں داخلہ لیا تھا لیکن آج باہر ہونے کے بعد وہ لائیو رینکنگ میں ۱۱۲۴۰ پوائنٹس پر آگئے ہیں جب کہ یانک سنر ۱۰۵۰۰ پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔ الکاراز، جو مسلسل ۴۴ ہفتوں تک سرفہرست مقام پر فائز رہے، اب وہ دو ہفتوں میں تیورن میں ہونے والے اے ٹی پی فائنلز پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے، جہاں ان کے پاس اپنے کھوئے ہوئے پوائنٹس دوبارہ حاصل کرنے کا موقع ہے۔ ٹیم کی حالیہ کامیابی نظم وضبط اور موثر حکمت عملی کا نتیجہ ہے: جارج لنڈے جنوبی افریقہ کرکٹ ٹیم کے آل راونڈر جارج لنڈے نے کہا ہے کہ ٹیم کی حالیہ کامیابی نظم وضبط اور موثر حکمت عملی کا نتیجہ ہے، ٹیم نے اپنے منصوبے پر عمل کیا اور یہی جیت کی اصل وجہ بنی۔

یامی گوتم قوم پرست کہنے پر چڑ گئیں

بالی ووڈ اداکارہ یامی گوتم اپنی فلموں کے انتخاب پر لوگوں کی جانب سے خود کو قوم پرست کا خطاب دینے پر ناراض ہوگئیں، انہوں نے ایسا کہنے والوں کو کرارا جواب بھی دے دیا۔ بھارتی میڈیا کے مطابق اپنی آنے والی فلم 'حق' کے ٹریلر لانچ کے دوران یامی گوتم سے ان کی حالیہ فلموں کے انتخاب کی وجہ سے انہیں قوم پرست اداکارہ کا ٹیگ دیے جانے کے بارے میں پوچھا گیا۔ اداکارہ حالیہ دنوں میں فلم لوسٹ، آرٹیکل **370**، اُڑی: دی سرجیکل اسٹرائیک اور اے تھرسڈے جیسی فلموں میں نظر آچکی ہیں جن میں کام کرنے کی وجہ سے انہیں یہ لیبل ملا ہے جبکہ اداکارہ نے ہنستے ہوئے اس لیبل کو مسترد کردیا۔ یامی نے اپنی خاموشی توڑ دی اور کہا کہ اس حوالے سے مجھے پتہ بھی نہیں ہے، یہ تو لوگوں کا کام ہے کچھ نہ کچھ کہنا، یہ نہیں تو کچھ اور لیبل دیں گے، پھر کچھ اور کہیں گے، اس سے قبل میرے لیے انڈر ریٹڈ کا لیبل تھا، یہ لیبل بدلتا رہتا ہے، میں ان سب چیزوں کو اہمیت نہیں دیتی۔ اداکارہ نے کہا کہ مجھے جو فلموں کے ذریعے کہانیاں سنانے کا موقع مل رہا ہے، ان کی اپنی ایک شناخت ہے، اپنی اہمیت ہے اور تفریح کے ذریعے انہیں سنانے کی ضرورت ہے، ہم ایک دستاویزی فلم بھی بنا سکتے تھے،

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,